

ایضاً ثواب کے موضوع پر  
آیات قرآنی، احادیث مبارکہ، عقلی اور نقلی دلائل پر مشتمل  
آسان فہم، مفصل اور مدلل کتاب

# اَسْبَابُ مَغْفِرَتِ

محمد <sup>ابو محمد خلیفہ</sup> اسم سعید ربیب  
نقشبندی

ایصالِ ثواب کے موضوع پر  
آیاتِ قرآنی، احادیثِ مبارکہ، عقلی اور نقلی دلائل پر مشتمل  
آسان فہم، مفصل اور مدلل کتاب

# اِسْبَابُ مَغْفِرَتِ

محمد <sup>ابو محمد طلیفہ</sup> نجم <sup>نقشبندی</sup> سید سید

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الصلوة والسلام عليك يا رسول الله  
وعلى آلك واصحابك يا حبيب الله

نام کتاب ----- اسباب مغفرت

مرتب ----- ابو محمد خلیفہ محمد انجم سعید بیک نقشبندی

صفحات ----- ۹۶

ہدیہ ----- ۳۰ روپے

اشاعت -----

طے کا پتہ ----- مسلم کتابوی، منج بخش روڈ، دربار مارکیٹ، لاہور

فون - 7225605

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
۱۔	میت کے لئے دعائے مغفرت کرنا	۵
۲۔	میت کی طرف سے صدقہ خیرات کرنا	۸
۳۔	میت کو ثواب پہنچانا ہے	۹
۴۔	مخالفین اہل سنت کی کتابوں سے ایصال ثواب کا ثبوت	۱۱
۵۔	وما اهل به لغير الله کی تفسیر	۱۵
۶۔	غیر اللہ کا نام	۱۹
۷۔	تلاوت کلام پاک کی فضیلت	۲۷
۸۔	نعت خوانی کا ثبوت	۲۸
۹۔	حضور ﷺ کے اوصاف حمیدہ بیان کرنا	۳۷
۱۰۔	اولیاء کرام کا تذکرہ کرنا	۳۹
۱۱۔	درود سلام کی فضیلت	۴۲
۱۲۔	ختم شریف کی فضیلت	۴۴
۱۳۔	دن مقرر کرنا	۴۶
۱۴۔	کھانے پر آیات قرآنی پڑھنا	۴۸
۱۵۔	کھانا سامنے رکھ کر دعا مانگنا	۵۱
۱۶۔	الطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ	۵۵
۱۷۔	الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ (حیرت انگیز کھانے)	۵۵
۱۸۔	والقریب مشروبات	۶۲



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ أَمَّا  
بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ كُلُّوْا مِنْ طَيِّبَاتِ  
مَا رَزَقْنَاكُمْ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ وَصَدَقَ رَسُولُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيمُ ۝

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر  
دس بار رحمتیں نازل فرماتا ہے جو مجھ پر دس بار درود پاک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل  
فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا  
ہے یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بری ہے اور قیامت کے دن اس کو شہیدوں کے ساتھ  
رکھے گا اور جس نے مجھ پر دن بھر میں ہزار مرتبہ درود پاک پڑھا وہ مرے گا نہیں جب تک جنت  
میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَعَلَى الْكَوَاكِبِ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِیْبِ اللَّهِ

الترغیب والترہیب

معزز قارئین! سورۃ البقرۃ کی آیت ۷۵ کا ایک حصہ تحریر کیا۔ میرا رب عز و جل ارشاد  
فرماتا ہے کھاؤ ہماری دی ہوئی پاک چیزیں۔ اللہ رب العزت نے مسلمانوں کو پاک رزق کھانے کا  
حکم ارشاد فرمایا۔ ناپاک اور حرام وہ شے ہے جسے اللہ عز و جل اور اس کے رسول ﷺ نے  
ناپاک اور حرام کہا اور کسی شے کے پاک اور حلال ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ عز و جل  
اور اس کے رسول ﷺ نے اسے ناپاک اور حرام نہیں فرمایا۔ ناجائز ہونے کے لئے دلیل شرعی  
کا ہونا ضروری ہے اور کسی شے کے جائز ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ شریعت نے اسے  
ناجائز نہیں کہا۔ شریعت کا ایک اصول ہے اور اس اصول پر تمام مذاہب و مسالک اور فرقے متفق  
ہیں کہ ہر شے کی اصل اباحت و جواز ہے یعنی ہر شے جائز ہے جب تک کہ اس کے ناجائز ہونے

- ۱۹۔ لطیفہ
- ۲۰۔ وہابی دیوبندی ہول اینڈ ریستورنٹ
- ۲۱۔ حضور ﷺ نے چکڑ الویوں کی خبر دی
- ۲۲۔ خوارج درود انفس کا ذکر
- ۲۳۔ روافض کا عقیدہ
- ۲۴۔ خارجیوں کا عقیدہ
- ۲۵۔ وہابیوں کا ذکر
- ۲۶۔ سرمنڈاتا کس فرقے کی نشانی ہے؟
- ۲۷۔ دیوبندیوں کا ذکر
- ۲۸۔ قادیانیوں کا ذکر
- ۲۹۔ حرف آخر
- ۳۰۔ فاتحہ کا طریقہ

۶۶

۷۰

۷۲

۷۳

۷۵

۷۶

۷۸

۷۹

۸۱

۸۴

۸۵

۹۰



کی دلیل شریعت سے نہ ملے۔ چنانچہ قرآن پاک کی چند آیات بطور دلیل پیش کی جاتی ہیں:-

آیت ۱- کُلُوا وَاشْرَبُوا مِنْ رِزْقِ اللَّهِ وَلَا تَعْتُوا إِلَى الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝

سورة البقرة آیت ۶۰

ترجمہ:- کھاؤ اور پیو اللہ کا دیا (رزق) اور زمین میں فساد اٹھاتے نہ پھرو۔

آیت ۲- هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْمُرُ ۚ سَورة البقرة آیت ۲۹

ترجمہ:- وہی (اللہ) ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے۔

تفسیر:- اس سے معلوم ہوا کہ تمام قابل طعم چیزوں میں اصل یہ ہے کہ وہ مباح ہیں یعنی جس کو اللہ اور رسول حرام نہ فرمائیں وہ حلال ہے کیونکہ ہر چیز ہمارے نفع کے لئے ہے۔ حلال ہونے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں حرام نہ ہوتا ہی اس کی حلت کی دلیل ہے۔ حرام چیزوں میں بھی

ہمارا نفع ہے کہ ان سے بچیں اور ثواب حاصل کریں۔ تفسیر نور العرفان ص ۸

آیت ۳- کُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ سورة الاعراف آیت ۱۳۲

ترجمہ:- کھاؤ اس میں سے جو اللہ نے تمہیں روزی دی اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔

تفسیر:- اس سے معلوم ہوا کہ بعض جانوروں کو بلا دلیل حرام مان لینا شیطان کا اتجار ہے۔ جسے

اللہ نے حرام نہ کیا وہ حلال ہی ہے۔ تفسیر نور العرفان ص ۲۳۲

آیت ۴- کُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا سورة الاعراف آیت ۳۱

ترجمہ:- کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بوجھو۔

آیت ۵- قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ ۖ

سورة الاعراف آیت ۳۲

ترجمہ:- تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی اور

قرآن پاک کی آیات کے بعد احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:-

حدیث ۱- عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخَشَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ قَرَضَ لِرَأْسِ النَّصْلِ فَلَا تُضْمِمُونَهَا وَحَرَّمَ حُرْمَاتِهَا فَلَا تَنْتَهِكُونَهَا وَخَذَ حَذَرُ الْمَلَأِ تَعْتَدُونَهَا وَمَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ بَشَيَّانٍ فَلَا تَبْهَتُوا عَنْهَا۔

مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول باب الاعتصام بالكتاب والسنة ص ۵۹

روایت ہے حضرت ابی ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ نے کچھ فرائض لازم فرمائے ہیں انہیں ضائع نہ کرو۔ کچھ محرمات حرام کئے ہیں ان کی حرمت نہ توڑو کچھ حدیں مقرر کیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو اور کچھ چیزوں سے بغیر بھولے خاموشی کی ان میں بحث نہ کرو۔

حدیث ۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَأْكُلُونَ أَشْيَاءَ وَيَتَرَكُونَ أَشْيَاءَ تَقْدَرُوا فَبَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا وَأَنْزَلَ كِتَابَهُ وَأَحْلَى حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حُرَامَهُ فَمَا أَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَمَا مَسَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ۔ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم باب مَا يُحَلُّ أَكْلُهُ وَمَا يَحْرَمُ ۝ ۳۹۶۔ ابوداؤد شریف

روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ جاہلیت والے لوگ کچھ چیزیں کھاتے تھے اور کچھ چیزیں بچھن کرتے ہوئے چھوڑ دیتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بھیجا اور اپنی کتاب اتاری اور حلال کو حلال فرمایا، حرام کو حرام ٹھہرایا تو جو چیزیں حلال کر دیں وہ حلال ہیں اور جو حرام کر دیں وہ حرام ہیں اور جن سے خاموشی فرمائی وہ معاف ہیں۔

مذکورہ احادیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جس شے کو اللہ عز و جل اور اس کے

رسل و انبیاء نے حرام یا حلال فرمایا ہے اس پر عمل کرنا واجب ہے۔



علامہ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ حدیقہ شریف میں نقل فرماتے ہیں:-

فَكُلُّ شَيْءٍ لَمْ يَذْكُرْهُ الدَّلِيلُ عَلَى حُرْمَتِهِ فَهُوَ مَبَاحٌ الْأَصْلُ لِمَا فِي الْأَشْيَاءِ الْإِبَاحَةُ

حدیقہ الندیہ شرح طریقۃ المحمدیہ جلد دوم ص ۲۵۵

جس شے کی حرمت کی کوئی دلیل نہ ہو وہ جائز ہے کہ ہر شے اپنی اصل کے اعتبار سے مباح (جائز) ہے۔

ہدایہ شریف میں ہے:- الْأَصْلُ الْإِبَاحَةُ ہدایہ جلد دوم ص ۱۰۷

ہر شے کی اصل اباحت (جواز) ہے۔

الْأَشْيَاءُ وَالْأَشْيَاءُ فِي الْأَصْلِ الْإِبَاحَةُ أَصْلُ

الْأَشْيَاءُ وَالْأَشْيَاءُ فِي الْأَصْلِ الْإِبَاحَةُ

یہ ایک قاعدہ ہے کہ اباحت و جواز ہر شے کی اصل بنیاد ہے۔

رد المحتار میں ہے:- الْأَصْلُ الْإِبَاحَةُ رد المحتار جلد ۶ ص ۳۶۰

(ہر شے کی) اصل جواز ہے۔

کتب فقہ کے بعد مخالفین اہل سنت کی کتابوں کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:-

دیوبندی فرقہ کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب اپنی کتاب بہشتی زیلہ

تیسرا حصہ صفحہ ۶۰ مطبوعہ تعمیر کتب خانہ راولپنڈی کے حاشیہ پر لکھتے ہیں:-

الْأَصْلُ لِمَا فِي الْأَشْيَاءِ الْإِبَاحَةُ تمام اشیاء کی اصل یہ ہے کہ وہ جائز ہیں۔

برصغیر پاک و ہند میں وہابیت کے بانی، غیر مقلدین کے محدث مولوی نذیر حسین

دہلوی لکھتے ہیں:-

واضح ہو کہ اصل اشیاء میں اباحت (جواز) ہے یعنی نہ اس فعل کے کرنے سے ثواب

اور نہ اس کے ترک میں عقاب (عتاب)، جیسا کہ آیت قرآنی اس پر دال (دلیل) ہے۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا فَاعْبُدُوا اللَّهَ

کے تحت لکھا ہے: فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْأَصْلَ لِمَا فِي الْأَشْيَاءِ الْمَعْلُوقَةِ الْإِبَاحَةُ حَتَّى يَقُومَ

دَلِيلٌ يَذْكُرُ عَلَى النُّقْلِ عَنْ هَذَا الْأَصْلِ (اس میں دلیل ہے کہ اشیاء میں اصل حلت ہے

تا وقتیکہ کوئی دلیل اسے حرام نہ کرے)۔ فتاویٰ نذیریہ جلد سوم صفحہ ۳۲۲ مطبوعہ نوبل پبلک پریس،

لال کنواں، دہلی نمبر ۶

معزز قارئین! قرآن پاک کی آیات، احادیث مبارکہ، کتب فقہ اور دیوبندیوں

وہابیوں کی کتابوں سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ جس شے کو اللہ تعالیٰ اور اس کے

رسول ﷺ نے حرام نہیں کہا پس وہ حلال ہے۔

اس مسئلہ کو ذہن نشین کرنے کے بعد یہ بھی جان لیں کہ مسلمان، اپنے مسلمان بھائی

کے انتقال کے بعد اس کے ایصالِ ثواب کے لئے جو اشیاء اللہ تعالیٰ کی راہ میں دوسرے

مسلمانوں کو کھلاتے ہیں وہ جائز ہیں، حلال ہیں، حرام ہرگز نہیں۔ کیونکہ اللہ عز و جل اور اس کے

رسول ﷺ نے انہیں حرام نہیں کیا۔ یہ اشیاء حرام اس وقت ہوگی اگر آپ کو قرآن پاک یا

حدیث مبارکہ سے یہ مل جائے کہ اسے ایمان والو تم پر حرام ہوئے قل کے چنے اور تیجہ، ساتھ، چہلم

برسی کا کھانا اور عرس کا تہرک اور محرم کا کچھڑا اور گیارہویں کی کھیر اور میلاد کی مٹھائی لہذا ان سے

بچتے رہنا تاکہ تم پر سزا گار بن جاؤ۔ پورا قرآن پاک پڑھ لیں، احادیث مبارکہ کی تمام کتابیں

دیکھ لیں آپ کو یہ بات کہیں سے بھی نہ ملے گی۔ لہذا کسی شخص کا ان اشیاء پر حرمت کا فتویٰ لگانا

غلط ہوگا۔

میت کے لئے دعائے مغفرت کرتا:-

ایصالِ ثواب خواہ بندہ مومن کے لئے دعائے مغفرت ہو یا صدقہ خیرات از روئے



شرع جائز مستحسن ہے۔ اس سلسلہ میں دلائل ملاحظہ فرمائیں:-

آیت ۱۔ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ سورة الحشر آیت ۱۰

ترجمہ:- اور وہ (لوگ کامیاب ہیں) جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔

تفسیر:- یعنی تمام صحابہ اور سلف صالحین کو (بخش دے) اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ صرف اپنے لئے دعا نہ کرے بلکہ مہلک کے لئے بھی دعا کرے، دوسرے یہ کہ بزرگان دین خصوصاً صحابہ کرام اور اہل بیت کے عرس ختم، نیاز اور فاتحہ اعلیٰ چیزیں ہیں کہ ان میں ان بزرگوں کے لئے دعا ہے۔ تفسیر نور العرفان ص ۸۷۳

اللہ رب العزیز نے اس آیت مبارکہ میں ایسے لوگوں کی تعریف فرمائی جو اپنے لئے اور اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ قل، تیجہ، ساتہ، چہلم وغیرہ محافل کا حاصل یہی ہے کہ اس محفل کے آخر میں اس مسلمان کے لئے دعائے مغفرت کی جاتی ہے جس کے ایصالِ ثواب کے لئے یہ محفل منعقد کی گئی۔

آیت ۲۔ الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ سورة المؤمن آیت ۷

ترجمہ:- وہ جو عرش اٹھاتے ہیں اور جواں کے گرد ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور اس پر ایمان لاتے اور مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں اے ہمارے رب تیری رحمت و علم میں ہر چیز سمائی ہے تو انہیں بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

فرشتوں کو جب بندہ مومن کی دعائے مغفرت کی اجازت ہے تو مسلمان کے لئے کب ممانعت ہوگی۔ لہذا ایصالِ ثواب کی محافل میں اجتماعی طور پر مسلمانوں کے لئے دعائے مغفرت کرنا قرآن پاک سے ثابت ہے کہ فرشتے اجتماعی طور پر مسلمانوں کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

حدیث ۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ انِّي لَبِيْ هَذِهِ فَيَقُولُ بِاسْتِغْفَارٍ وَلَوْ كُنْتُ لَكَ مُسْتَدَامًا لَمُنَّكَ وَشَرِيفًا مَّرْجَمًا لَدَوْلٍ بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ ص ۵۲۳

روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے ایک نیک بندے کے درجے کو جنت میں بلند فرماتا ہے تو بندہ عرض کرتا ہے اے رب مجھے یہ درجہ کی بلندی کہاں سے ملی؟ رب تعالیٰ فرماتا ہے تیرے بیٹے کی تیرے لئے دعائے مغفرت کی وجہ سے۔

حدیث ۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَلَمْتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَمَا الْغَرِيقُ الْمَتَوِّتُ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً فَلَحَقَهُ مِنْ أَبِي أَوْ أُمٍّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيقٍ فَإِذَا لَحِقَهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيُدْخِلُ عَلَى أَهْلِ الْقُبُورِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ وَإِنَّ هَدْيَةَ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ الْإِسْتِغْفَارُ لَهُمْ۔ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ ص ۵۲۳

روایت ہے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میت قبر میں ڈوبتے ہوئے فریادی کی طرح ہوتی ہے کہ ماں باپ بھائی اور دوست کی دعا کے پہنچنے کی منتظر رہتی ہے پھر جب اسے دعا پہنچتی ہے تو اسے یہ دعا دنیا اور دنیا کی تمام نعمتوں سے زیادہ پیاری ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ زمین والوں کی دعا سے قبر والوں کو ثواب کے پہاڑ



عطا فرماتا ہے اور یقیناً زندہ کا مردوں کے لئے تحفہ ان کے لئے دعائے مغفرت ہے۔

حدیث ۳۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَّتِي أُمَّةٌ مَرَحُومَةٌ تَدْخُلُ قُبُورَهَا بِذُنُوبِهَا وَتَخْرُجُ مِنْ قُبُورِهَا لَا ذَنْبَ عَلَيْهَا تَمَحَّصُ عَنْهَا بِاسْتِغْفَارِ الْمُؤْمِنِينَ۔

شرح الصدور ص ۱۲۸

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت، امت مرحومہ (رحم کی گئی) ہے وہ قبروں میں گناہوں کے ساتھ داخل ہوگی اور جب قبروں سے اٹکے گی اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اللہ تعالیٰ مومنوں کے استغفار کی وجہ سے اس کو گناہوں سے پاک صاف کر دے گا۔

**میت کی طرف سے صدقہ خیرات کرنا:**

حدیث ۱۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنِّي أَهْلَيْتُ نَفْسَهَا وَأَرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ لَتَصَدَّقَتْ أَفَّا تَصَدِّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ تَصَدِّقُ عَنْهَا۔ بخاری شریف مترجم جلد دوم کتاب الوصایا باب ۲۷ ص ۲۷

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک صاحب بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اگر انہیں قوت گویائی حاصل رہتی تو خیرات کرتیں، کیا میں ان کی طرف سے خیرات کر سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں ان کی طرف سے خیرات کرو۔

حدیث ۲۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عَبَّادَةَ أَخَا بَنِي سَاعِدَةَ تَوَفَّيَتْ أُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَمَّيْتُ تَوَفَّيْتُ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا فَهَلْ يَنْفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ۔ بخاری شریف مترجم جلد دوم کتاب الوصایا

باب ۲۸ ص ۲۸

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ جو کہ بنی ساعدہ کی برادری سے تھے جب ان کی والدہ کا انتقال ہوا تو یہ ان کے پاس موجود نہ تھے، بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میری عدم موجودگی میں میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اگر میں ان کی طرف سے صدقہ خیرات کروں تو کیا انہیں نفع پہنچے گا؟ فرمایا ہاں۔

**میت کو ثواب پہنچتا ہے۔**

حدیث ۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: مَنْ مَرَّ عَلَى الْمَقَابِرِ وَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ أَحَدٌ عَشْرَةَ مَوْءَةً ثُمَّ وَهَبَ أَجْرَهُ لِلْأَمْوَاتِ أُعْطِيَ مِنَ الْآخِرِ بَعْدَ الْأَمْوَاتِ۔ دارقطنی، درمختار بحث قراءات المیت باب الدفن، شرح الصدور

جو شخص قبروں پر گزرا اور اس نے سورۃ الاخلاص کو گیارہ مرتبہ پڑھا پھر اس کا ثواب مردوں کو بخشا تو اس کو مردوں کی تعداد کے برابر اجر و ثواب ملے گا۔

حدیث ۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ ثُمَّ قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْهَيْكُمُ الشَّكَاوُ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَ مَا قَرَأْتُ مِنْ کَلَامِکَ لِأَهْلِ الْمَقَابِرِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کَأَنَّهُمْ اَشْفَعَاءُ لِيْ اِلٰی اللّٰهِ تَعَالٰی۔ شرح الصدور ص ۱۳۰

جو شخص قبرستان جائے پھر ایک مرتبہ سورۃ الفاتحہ، سورۃ الاخلاص اور سورۃ الحاکم پڑھ کر کہے اے اللہ جو کچھ میں نے تیرے کلام سے پڑھا ہے اس کا ثواب میں نے ان قبر والے مومنین اور مومنات کو بخشا تو وہ تمام مردے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے لئے سفارش کرتے ہیں۔

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ اولیاء کبار میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کی



رات کو قبرستان میں گیا میں نے دیکھا کہ وہاں نور چمک رہا ہے۔ میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے قبرستان والوں کو بخش دیا ہے۔ غیب سے آواز آئی اسے مالک بن دینار ایہ مسلمانوں کا تحفہ ہے جو انہوں نے قبر والوں کو بھیجا ہے۔ میں نے کہا تمہیں اللہ کی قسم ہے مجھے بتاؤ مسلمانوں نے کیا تحفہ بھیجا ہے؟ اس نے کہا کہ ایک مومن مرد نے اس رات اس قبرستان میں قیام کیا تو اس نے وضو کر کے دو رکعتیں پڑھیں اور ان دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورۃ الکافروں اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھی اور دعا کی اسے اللہ ان دونوں رکعتوں کا ثواب میں نے ان تمام قبروں والے مومنین کو بخشا۔ پس اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہم پر روشنی اور نور بھیجا ہے اور ہماری قبروں میں کشادگی اور فرحت فرمادی ہے۔

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے بعد میں ہر جمعرات دو رکعتیں پڑھ کر مومنین کو بخشا۔ ایک رات میں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا فرمایا اسے مالک بن دینار ابے شک اللہ تعالیٰ نے تجھے بخش دیا۔ جتنی مرتبہ تو نے میری امت کو نور کا ہدیہ بھیجا ہے اتنا ہی اللہ تعالیٰ نے تجھے ثواب عطا فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے جنت میں ایک مکان بنایا ہے جس کا نام مہینف ہے۔ میں نے عرض کی مہینف کیا ہے؟ فرمایا جس پر اہل جنت بھی جھانکیں گے۔ شرح الصدور

حضرت علی علیہ السلام ایک قبر پر گزرے تو صاحب قبر پر عذاب ہو رہا تھا۔ کچھ وقفہ کے بعد پھر گزرے تو دیکھا کہ اس قبر میں نور ہے اور وہاں رحمت الہی کی بارش ہو رہی ہے۔ آپ بہت حیران ہوئے اور بارگاہ الہی میں عرض کیا کہ مجھے اس کا ہیبت بتایا جائے۔ ارشاد ہوا اے روح اللہ! یہ سخت گنہگار اور بدکار تھا اور اس وجہ سے عذاب میں گرفتار تھا۔ اس نے اپنی بیوی حاملہ چھوڑی تھی۔ اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور آج اس کو مکتب بھیجا گیا۔ استاد نے اس کو بسم اللہ پڑھائی۔ مجھے یہ بات گوارا نہ ہوئی کہ میں زمین کے اندر اس شخص کو عذاب دوں کہ جس کا بچہ

زمین پر میرا نام لے رہا ہے (پس میں نے اس کی مغفرت فرمادی)۔ تفسیر فیسی

ایک عورت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ میری بیٹی کا انتقال ہو گیا ہے میں اسے خواب میں دیکھتا چاہتی ہوں۔ فرمایا نماز عشاء کے بعد چار رکعت نفل اس طرح پڑھو کہ ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے ایک مرتبہ سورۃ الکافروں پڑھ کر درود پاک پڑھتی ہوئی سو جانا۔ اس عورت نے ایسا ہی کیا۔ اگلے دن وہ عورت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بتایا کہ رات کو خواب میں میں نے اپنی بیٹی کو دیکھا دونوں ہاتھوں میں پتھریاں، دونوں پاؤں میں بیڑیاں اور پورے بدن پر تارکول کا لباس ہے۔ آپ نے فرمایا اس کی طرف سے کچھ صدقہ خیرات کر شائد اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے۔

بعد ازاں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ ایک بارغ ہے، بارغ میں تخت بچھا ہے اور تخت پر ایک لڑکی اور انی تاج پہنے بیٹھی ہے۔ لڑکی نے عرض کی حضرت آپ مجھے جانتے ہیں؟ فرمایا نہیں۔ کہنے لگی میں وہی لڑکی ہوں جس کی والدہ آپ سے مجھے خواب میں دیکھنے کا طریقہ پوچھنے کے لئے آئی تھی۔ فرمایا بیٹی تیری والدہ نے تو کچھ اور بتایا تھا مگر میں اس کے برعکس دیکھ رہا ہوں۔ لڑکی نے جواب دیا حضرت! صرف میں ہی نہیں بلکہ اس قبرستان کے بہت سے مردے عذاب میں تھے۔ ہماری خوش نصیبی کہ ہمارے قبرستان کے پاس سے ایک عاشق رسول گزرا اور اس نے درود پاک پڑھ کر ہمیں ثواب بخش دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس درود پاک کو قبول فرما کر ہم سب سے عذاب ہٹا لیا اور سب کو یہ انعام و اکرام عطا فرمایا جو آپ مجھ پر دیکھ رہے ہیں۔ القول الہدیج، مکاشفۃ القلوب، نزمۃ الجالس، سعادۃ الدارين، آب کوثر۔

مخالفین اہل سنت کی کتابوں سے ایصال ثواب کا ثبوت۔

دیوبندی فرقہ کے بانی مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:-



حوالہ موفقی: متاخرین علماء اہل حدیث (غیر مقلد ہائیدوں میں) سے علامہ محمد بن اسماعیل امیر نے تسلسل اسلام میں مسلک حنفیہ کو ارجح دلیل بتایا ہے یعنی یہ کہا ہے کہ قرأت قرآن اور تمام عبادات بدعیہ کا ثواب میت کو پہنچانا از روئے دلیل کے زیادہ قوی ہے اور علامہ شوکانی نے بھی تسلسل الاوطار میں اسی کو حق کہا ہے۔ فتاویٰ نذریہ

سوال: کسی شخص کے مر جانے کے بعد چوتھے یا چالیسویں دن یا اس کے علاوہ متعین یا غیر متعین دنوں میں کسی مردے کے نام پر قرآن خوانی کر کے اور غریب کو کھانا کھلا کے ایصال ثواب کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: قرآن مجید پڑھ کر یا صدقہ خیرات کر کے میت کے لئے استغفار کرنا جائز بلکہ احسن طریقہ ہے رکی طور پر دن مقرر نہ کرنا چاہئے۔ فتاویٰ ثنائیہ جلد ثانی باب ششم کتاب الجنائز ص ۳۳ مطبوعہ اسلامک پبلشنگ ہاؤس، شیش محل روڈ لاہور (مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد دہائی)

اعتراض: مذکورہ وائیل کو تو ہم بھی مانتے ہیں کہ ایصال ثواب جائز ہے لیکن آپ لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ فلاں کے قتل، فلاں کا نیچہ، فلاں کا سایہ، فلاں کی برسی، فلاں کا عرس، محرم کا کچھرا، گیارہویں کی کبیر، میلاؤ کی منٹھائی وغیرہ، ان تمام اشیاء پر غیر اللہ کا نام آجاتا ہے اور جس شے پر بھی غیر اللہ کا نام آجائے وہ حرام ہو جاتی ہے، ہمارے پاس قرآن پاک کی آیت بطور دلیل بھی موجود ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے وَمَا أَهْلَ بِهِ لِيُغَيِّرَ اللَّهُ يَغْيِرَ اللَّهُ حَرَمَ بَوْنِي هَرْدَ شَے جَس پَر فیر اللہ کا نام آجائے۔

جواب: اس اعتراض کے جواب میں سب سے پہلے آیت مبارکہ تحریر کی جاتی ہے اس کے بعد آیت مبارکہ کا ترجمہ پھر تفسیر اور آخر میں عقلی وائیل پیش کئے جائیں گے۔

وَمَا أَهْلَ بِهِ لِيُغَيِّرَ اللَّهُ کی تفسیر:-

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:-

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخَيْزِيرِ وَمَا أَهْلَ بِهِ لِيُغَيِّرَ اللَّهُ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ آیت ۱۷۳

ترجمہ:- اس نے یہی تم پر حرام کئے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لیکر ذبح کیا گیا۔

تفسیر:- (إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ) آیت مبارکہ میں اللہ رب العزیز نے مردے اور خون کو حرام قرار دیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چونکہ اللہ تعالیٰ نے مالک و مختار بنا کر بھیجا جس آپ نے دو مردے اور دو خون اپنی امت پر حلال فرمادیئے۔ چنانچہ حدیث مبارکہ میں ہے:-  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجَلْتُ لَنَا مَبْقَلَيْنِ وَكَأَمَانِ الْمَيْتَتَيْنِ الْحَوْتِ وَالْحِوْ اذَّ وَالْدَّمَانِ الْكَيْدِ وَالطَّحَالِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارُ قُطَيْبِيُّ

روایت ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہمارے لئے دو مردے اور دو خون حلال کئے گئے دو مردے تو مچھلی اور ٹڈی ہیں اور دو خون کلیجی اور تلی ہیں۔ اسے امام احمد ابن ماجہ اور دارقطنی نے روایت کیا۔

مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم باب مَا يُحِلُّ أَكْلُهُ وَمَا يَحْرُمُ ص ۳۹۶  
(وَلَحْمَ الْخَيْزِيرِ) لحم عربی میں گوشت کو کہتے ہیں اللہ رب العزیز نے سور کے گوشت کو حرام فرمایا چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مالک و مختار ہیں لہذا آپ نے خنزیر کے تمام اجزاء کو حرام فرمادیا۔ چنانچہ خنزیر کے جسم کے تمام اجزاء حرام اور نجس العین ہیں۔

(وَمَا أَهْلَ بِهِ لِيُغَيِّرَ اللَّهُ) جس جانور کو ذبح کرتے وقت اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا



جائے وہ جانور حرام ہے۔ مخالفین اہل سنت نے آیت مبارکہ کے اس حصہ کا ترجمہ کیا کہ جس پر بھی غیر اللہ کا نام لیا جائے وہ شے حرام ہے۔ مذکورہ ترجمہ عقل و نقل دونوں کے خلاف ہے۔ آئیے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

سب سے پہلے آیت مبارکہ کے اس حصہ کی تفسیر حدیث مبارکہ کے حوالے سے کی جاتی ہے۔  
عَنْ أَبِي الطُّغَيْلِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا هَلْ خَصَّكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا بِشَيْءٍ لَمْ يَحْمِلْهُ النَّاسُ إِلَّا مَا فِي قِرَابِ تَيْفِي هَذَا فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً فِيهَا لَعْنُ اللَّهِ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ سَوَّى مَنَارَ الْأَرْضِ وَلَهُ رِوَايَةٌ مِنْ غَيْرِ مَنَارِ الْأَرْضِ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعْنُ اللَّهِ الْوَلِيَّ مُحْدِثًا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ مَقْلُوبَةً  
شریف مترجم جلد دوم ص ۳۸۳

روایت ہے حضرت ابو طفیل سے فرماتے ہیں کہ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ نے کسی چیز سے خاص کیا ہے فرمایا ہمیں حضور ﷺ نے کوئی خاص (چیز) نہ دی جو عام لوگوں کو نہ دی ہو سوائے اس کے جو میری تلواریں کے خلاف میں ہے چنانچہ آپ نے ایک کتابچہ لکھا جس میں تھا اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے اور اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو زمین کے نشان چرائے ایک روایت یوں ہے کہ جو زمین کے نشان بدلے اور اپنے باپ پر لعنت کرے اور جو بدعت کو بگاڑے۔ اسے امام مسلم نے روایت کیا۔

اس حدیث مبارکہ سے ابھی بات کی وضاحت ہوئی کہ وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ سے مراد وہ جانور ہے جس کو ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام لیا جائے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کے مفسرین وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ کی کیا تفسیر فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:-

تفسیر ۱۔ وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ مَا ذَبَحَ لِغَيْرِ اسْمِ اللَّهِ عَمْدًا لِلْأَصْنَامِ

تفسیر ابن عباس (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ) پارہ ۲ رکوع ۵ صفحہ ۱۸ وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ سے مراد وہ جو اللہ تعالیٰ کے نام کے سوا بتوں کے لئے عداوت کیا جائے۔

تفسیر ۲۔ وَمَا أَهْلٌ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ يَعْنِي مَا ذُكِرَ عَلَى ذَبْحِهِ غَيْرَ اسْمِ اللَّهِ وَذَلِكَ أَنَّ الْعَرَبَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَذْكُرُونَ أَسْمَاءَ أَصْنَامِهِمْ عِنْدَ الذَّبْحِ فَحَرَّمَ اللَّهُ ذَلِكَ يَهْدِيهِ الْآيَةُ - تفسیر خازن (امام علی بن محمد خازن رحمۃ اللہ علیہ) جلد ۳ ص ۲۴

وَمَا أَهْلٌ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ یعنی وہ جانور جس کے ذبح کرنے پر غیر اللہ کا نام لیا جائے اور وہ یہ ہے کہ عرب جاہلیت میں ذبح کرتے وقت اپنے بتوں کا نام لیا کرتے تھے پس اللہ تعالیٰ نے اس آیت سے اس کو حرام کر دیا۔

تفسیر ۳۔ وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ أَيُّ بِهِ يَذْبَحُهُ الصُّوْتُ لِغَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى -

تفسیر روح المعانی (امام محمد آلوسی رحمۃ اللہ علیہ) جلد ۳ ص ۳۲ وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ یعنی ذبح کرتے وقت غیر اللہ کے لئے آواز بلند کرتا۔

تفسیر ۴۔ وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ أَيُّ ذَبَحَ لِلْأَصْنَامِ فَذَكَرَ عَلَيْهِ غَيْرُ اسْمِ اللَّهِ -

تفسیر دارک (امام عبداللہ بن احمد سلمیٰ) پارہ ۲ ص ۵

وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ یعنی جو بتوں کے لئے ذبح کیا گیا اور اس پر غیر اللہ کا نام لیا گیا۔

تفسیر ۵۔ وَمَا أَهْلٌ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَذَلِكَ هُوَ الذَّبْحُ عَلَى اسْمِ الْآوْتَانِ -

تفسیر کبیر (امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ) جلد ۳ ص ۳۶۶

وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ یہی ہے وہ کہ جو بتوں کے نام پر ذبح کیا جائے۔



تفسیر ۶۔ وَمَا أَهْلُ بِهِ لَعْنَةُ اللَّهِ أَيْ ذُبِحَ عَلَى اسْمِهِ غَيْرُهُ تَعَالَى۔ تفسیر جلالین (امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) صفحہ ۲۴

وَمَا أَهْلُ بِهِ لَعْنَةُ اللَّهِ یعنی جو غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا۔

تفسیر ۷۔ وَمَا أَهْلُ لَعْنَةُ اللَّهِ أَيْ ذُبِحَ عَلَى اسْمِهِ الْأَصْنَام۔

تفسیر روح البیان (علامہ شیخ اسماعیل حق رحمۃ اللہ علیہ) جلد ۳ ص ۱۱۳  
مَا أَهْلُ لَعْنَةُ اللَّهِ یعنی جو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا۔

تفسیر ۸۔ وَمَا أَهْلُ بِهِ لَعْنَةُ اللَّهِ أَيْ ذُبِحَ بِهِ الصَّوْتُ عِنْدَ ذَبْحِهِ لِلصَّنَمِ۔

تفسیر بیضاوی (امام عبدالرحمن بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ) پارہ ۲ رکوع ۵

وَمَا أَهْلُ بِهِ لَعْنَةُ اللَّهِ یعنی وہ چیز جس کو بت کے لئے ذبح کرتے وقت آواز بلند کی گئی ہو۔

تفسیر ۹۔ وَكَانُوا يَقُولُونَ عِنْدَ الذَّبْحِ بِسْمِ اللَّهِ وَالْعَزَى وَالْعَزَى فَحَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى

ذَلِكَ۔ تفسیر کبیر (امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ) جلد ۱ ص ۱۳۳

مشرکین (جانور) ذبح کرتے وقت کہتے لات اور عَزَى کے نام سے، اللہ تعالیٰ نے اس کو حرام فرمادیا۔

مندرجہ بالا تمام تفاسیر سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضور ﷺ کی تمام امت اس بات پر متفق ہے کہ وَمَا أَهْلُ بِهِ لَعْنَةُ اللَّهِ سے مراد وہ جانور ہے جس کو ذبح کرتے وقت اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا جائے۔ مذکورہ تفاسیر کے علاوہ اور بہت سی تفاسیر کے حوالے دیئے جاسکتے ہیں۔ طوالت کی وجہ سے تحریر نہیں کئے گئے۔ مزید تفاسیر کے حوالہ جات پڑھنے کا ارادہ ہو تو حضرت علامہ مولانا ضیاء اللہ قادری صاحب کی کتاب ”گیارہویں شریف“ کا مطالعہ کیجئے۔

اب آئیے عقلی دلائل کی طرف۔ سب سے پہلے مخالفین اہل سنت کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

وَمَا أَهْلُ بِهِ لَعْنَةُ اللَّهِ اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا دوسروں کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے۔

قرآن پاک مترجم مطبوعہ شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپنیز ترجمہ محمد جونا گڑھی (غیر مقلد وہابی)

وَمَا أَهْلُ بِهِ لَعْنَةُ اللَّهِ اور جس پر نام پکارا اللہ کے سوا کا۔ ترجمہ عبدالقادر دہلوی (دیوبندی)

دونوں فرقوں کے مذکورہ تراجم عقل اور نقل دونوں کے خلاف ہیں۔ شرعی دلائل تو آپ

گزشتہ اوراق پر پڑھ چکے کہ وَمَا أَهْلُ بِهِ لَعْنَةُ اللَّهِ سے مراد وہ جانور ہے جس کو ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا نام لیا جائے۔

عقلی دلائل سے اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ اگر وَمَا أَهْلُ بِهِ لَعْنَةُ اللَّهِ کا ترجمہ

یہ کیا جائے کہ جس شے پر بھی اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا جائے وہ شے حرام ہو جاتی ہے تو دنیا کی

کوئی شے حلال نہیں رہتی۔ اپنے ارد گرد ماحول پر نظر دوڑائیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ دنیا کی ہر

شے پر غیر اللہ کا نام آتا ہے مثلاً فلاں کی سائیکل، فلاں کی موٹر سائیکل، فلاں کی گاڑی، فلاں کی

کتاب، فلاں کا گھر، فلاں کی بیٹی، فلاں کی بیوی، فلاں کا لباس، حتیٰ کہ وہابیوں کی مسجد،

دیوبندیوں کی مسجد، شیعہوں کی مسجد اسی طرح روزمرہ استعمال کی تمام اشیاء۔

غیر اللہ کا نام:-

حضرت پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حیدر آباد دکن گیا

تو معلوم ہوا کہ وہاں ایک گیارہویں شریف کا منکر مولوی عبداللہ گیارہویں شریف کے کھانے کو

اسی لئے حرام کہتا تھا کہ اس پر غیر خدا کا نام آ جاتا ہے۔ اور یوں کہا جاتا ہے غوث اعظم کی ویگ

اور گیارہویں کے چاول۔

مولوی عبداللہ کی بیوی خوش عقیدہ تھی۔ ایک روز اس نے گیارہویں شریف کے ختم کے

لئے چاول پکائے۔ مولوی عبداللہ گھر آیا تو دیکھا کہ بیوی نے (بڑے اہتمام سے) چاول پکائے



ہیں۔ پوچھا یہ تم نے چاول کیسے پکائے ہیں؟ بیوی نے بتایا کہ یہ گیارہویں شریف کے چاول ہیں۔ مولوی عبد اللہ بولا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ یہ تو حرام ہو گئے۔ بیوی نے حیران ہو کر پوچھا حرام کیسے ہو گئے؟ بولا جس چیز پر غیر اللہ کا نام آجائے وہ حرام ہو جاتی ہے۔ تم نے جو کہا کہ یہ چاول گیارہویں شریف کے ہیں۔ خدا کے نہیں کہا اس لئے یہ حرام ہو گئے۔

بیوی کو غصہ آ گیا، برقعہ پھین کر گھر سے جانے لگی اور کہا کہ اگر یہی بات ہے تو پھر مجھے بھی سارے ”مولوی عبد اللہ کی بیوی“ کہتے ہیں، کوئی اللہ کا نام نہیں لیتا گویا مجھ پر بھی غیر اللہ کا نام آچکا اس لئے میں بھی تم پر حرام، میرا آخری سلام۔ یہ سن کر مولوی عبد اللہ کے ہوش گم ہو گئے۔ اور جھٹ سنبھل کر بولا مسئلہ سمجھ میں آ گیا ہے۔ واپس آ جاؤ تم بھی حلال اور چاول بھی حلال۔

سنی علماء کی حکایات صفحہ ۴۱

اعتراف :- آپ نے روزمرہ استعمال کی اشیاء کا ذکر کیا، ان پر اگر غیر اللہ کا نام آ جائے تو وہ حرام نہیں ہوتیں بلکہ جس کھانے والی شے پر غیر اللہ کا نام آ جائے وہ حرام ہوتی ہے۔

جواب :- آپ حضرات نے ترجمہ کرتے وقت تو اس بات کی وضاحت نہیں کی جس کھانے والی شے پر غیر اللہ کا نام آ جائے وہ حرام ہوتی ہے بلکہ آپ ترجمہ یوں کرتے ہیں کہ ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا دوسروں کا نام پکارا گیا ہو وہ حرام ہے۔ ترجمہ میں تو ”ہر شے“ کا ذکر ہے صرف کھانے والی چیز کا ذکر نہیں۔ آئیے اسی بات پر بحث کرتے ہیں۔

کسی بھی گائے، بھینس، بکری، اونٹ، مرغی وغیرہ جتنے بھی حلال جانور ہیں ان سب کے متعلق اگر سوال کریں کہ فلاں جانور کس کا ہے تو جواباً کوئی بھی یہ نہیں کہے گا کہ اللہ کا ہے۔ یہی جواب ملے گا کہ فلاں کا ہے۔ ان سب پر غیر اللہ کا نام آتا ہے۔ قصاب سے پوچھیں کہ یہ بکرے کس کے لئے لیکر جا رہے ہو تو جواباً یہ نہیں کہے گا کہ اللہ کے لئے بلکہ کہے گا، گاؤں کے لئے، اگر پوچھیں کہ یہ دو بکرے کس کے لئے خریدے ہیں؟ جواب ملے گا اپنے بیٹے کے عقیقہ کے لئے۔ یہ

ایک بکری کس لئے خریدی ہے؟ جواب ملے گا اپنی بیٹی کے عقیقہ کے لئے۔ اتنی ساری مرغیاں کس لئے ذبح کروا رہے ہو؟ جواب ملا اپنے بیٹے کے ولیمہ کے لئے۔ مذکورہ تمام اشیاء وہابیوں و دیوبندیوں کے عقیدے کے مطابق حرام ہو گئیں لیکن پھر بھی ان جانوروں کو یہ لوگ کھاتے ہیں۔

شرم تم کو سبک نہیں آتی

آئیے قرآن وحدیث سے دلائل ملاحظہ فرمائیں کہ ذبح کے علاوہ اگر جانور یا کھانے والی شے پر غیر اللہ کا نام آ جائے وہ تو وہ جانور یا کھانے والی شے حرام نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :-

مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ ۚ وَلَٰكِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۚ وَكَثُرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝ سورة المائدہ آیت ۱۰۳

ترجمہ :- اللہ نے مقرر نہیں کیا ہے کان چر اور نہ بجا اور نہ وصیلہ اور نہ حامی ہاں کافر لوگ اللہ پر جھوٹا فقر لہا نہ دھتے ہیں اور ان میں اکثر ترے بے عقل ہیں۔

تفسیر :- لے یعنی ان جانوروں کا گوشت حرام نہیں ہو گیا بلکہ حلال ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جانور کی زندگی میں اس پر کسی کا نام پکارنا اسے حرام نہیں کر دیتا ہاں ذبح کے وقت غیر خدا کا نام پکارنا حرام کر دے گا رب فرماتا ہے وَمَا أَهْلُ سِمٍ لِّغَيْرِ اللَّهِ اگر یہ جانور حرام ہوتے تو پھر کافر سچے تھے۔ یہ چار جانور وہ تھے جنہیں مشرکین عرب بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے پھر ان کا گوشت اور دودھ حرام سمجھتے تھے ان کی تردید میں یہ آیت اتری، ایک بحیرہ یہ وہ اونٹنی تھی جو پانچ بار چودے اور آخر میں اس کے زہ ہو، اس کا کان چیر دیتے تھے۔ دوسری سائبہ یہ وہ اونٹنی تھی جس کے متعلق وہ بتوں کی نذر مانتے تھے کہ اگر بیمار اچھا ہو جائے یا فلاں سفر سے بخیریت آ جاوے تو میری اونٹنی سائبہ ہے یعنی بجا۔ تیسری وصیلہ، یہ وہ بکری تھی جس کے سات بچے پیدا ہوتے اور آخر میں نہ مادہ جوڑا ہوتا۔ چوتھے حامی، یہ وہ اونٹ تھا جس سے دس بار گیا بھ حاصل کر لیا جاتا تو



اسے چھوڑ دیتے۔ لکنہ کہ ان جانوروں کو حرام سمجھتے ہیں جو بتوں کے نام پر چھوڑ دیئے گئے تھے حالانکہ وہ حلال ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایسے جانوروں کو حرام سمجھنا کفار کا طریقہ ہے۔ صحابہ کرام جہاد میں کفار کے ہر قسم کے مال پر قبضہ کرتے تھے جن میں یہ جانور بھی ضرور ہوتے تھے مگر سب کو غنیمت بنا کر آپس میں تقسیم کر لیتے تھے اور کھاتے تھے۔ تفسیر نور احرفان ص ۱۹۷-۱۹۸

یہ بھی معلوم ہوا کہ جو جانوروں کے نام پر چھوڑا گیا اللہ تعالیٰ نے اسے حرام نہیں فرمایا، جو جانور اللہ کے ولی کے ایصالِ ثواب کے لئے نامزد کیا گیا وہ کیسے حرام ہو سکتا ہے؟

وہابیوں دیوبندیوں نے اپنی بے شمار کتابوں میں لکھا کہ سید احمد کبیری گائے، شیخ سدوکا بکرا اور غوث پاک کا مرغی کہنے سے یہ جانور حرام ہو جاتے ہیں اس لئے ان پر غیر اللہ کا نام آ جاتا ہے۔ اگر یہ لوگ اپنے قول میں سچے ہیں تو ان کو چاہیئے کہ جن جانوروں پر ان کے مولویوں کے نام آتے ہیں ان جانوروں کو بھی حرام کہیں مثلاً عبد اللہ کی گائے، ثناء اللہ کی بکری، عصمت اللہ کی مرغی، غلام اللہ کی بٹخ اور پھر زندہ اور مردہ کی قید بھی نہ لگائیں کیونکہ ہر مخلوق خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ غیر اللہ ہے۔ جن جانوروں پر ان کے مولویوں کا نام آتا ہے اسے حلال ہی جانتے ہیں اور جن جانوروں کو بزرگانِ دین کے ایصالِ ثواب کے لئے نامزد کیا جائے انہیں حرام کہہ دیتے ہیں۔ حالانکہ ان کے مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا "کسی مخلوق کے نام پر جہاں کوئی جانور مشہور کیا کہ یہ گاؤ سید احمد کبیری کی ہے یا یہ بکرا شیخ سدوکا ہے سو وہ حرام ہو جاتا ہے پھر کوئی جانور ہومرغی یا اونٹ کسی مخلوق کے نام کا کر دیتے ولی کا یا نبی کا، باپ کا یا دادے کا، بھوت کا یا پری کا، وہ سب حرام ہے اور ناپاک اور کرنے والے پر شرک ثابت ہو جاتا ہے"۔ تقویۃ الایمان ص ۵۴ مطبوعہ ادارہ نشریات اسلام اردو بازار لاہور۔

مذکورہ مولوی کی عبارت کا مطلب بالکل واضح ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کے نام اپنی گائے لگا دے یا اپنی بیٹنیں اپنے بیٹے کے نام کر دے تو یہ جانور بھی حرام ہو گئے اور اپنی اولاد کے

نام کرنے والا بھی مشرک ہو گیا۔

حدیث ۱:- عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَأَتَى الصَّدَقَةَ أَفْضَلَ قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرُ بَيْتِهَا وَقَالَ هَذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ - ابوداؤد شریف مترجم جلد اول ص ۶۲۰

حضرت سعد بن عبادہ (رضی اللہ عنہ) عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ام سعد (حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ) کا انتقال ہو گیا ہے پس کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا پانی، پس انہوں نے کنواں کھدوایا اور کہا یہ سعد کی ماں کا کنواں ہے (یعنی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ کی طرف سے ہے، ان کے ایصالِ ثواب کے لئے ہے)۔

مذکورہ عمل حضور ﷺ کے ظاہری زمانہ مبارک میں ہوا۔ صحابہ کرام اس کنوئیں کا پانی پیتے رہے، شائد حضور ﷺ نے بھی اس کنوئیں کا پانی پیا ہو۔ کسی نے بھی اس کنوئیں کے پانی کو حرام نہ کہا اور نہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے اس عمل کو بدعت کہا۔ حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنی فوت شدہ والدہ کی طرف سے ان کے ایصالِ ثواب کے لئے لوگوں کو پانی پلایا، قس، تیج، ساند، چہلم، برسی وغیرہ میں بھی اپنے وفات شدگان کو ایصالِ ثواب کرنے کے لئے لوگوں کو کھانا کھلایا اور پانی پلایا جاتا ہے پھر اس میں کیا مذائقہ ہوا اور یہ کہ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ کا کنواں کہنے سے پانی حرام نہ ہوا تو حضور ﷺ کا میلاد کہنے سے مٹھائی کیسے حرام ہو گئی؟ غوث پاک کی گیارہویں کہنے سے کھیر کیسے حرام ہوئی؟ بزرگانِ دین کا عرس کہنے سے تحرک کیسے حرام ہوا؟ اگر ان اشیاء پر حرام کا فتویٰ اور اس عمل پر بدعت کا فتویٰ لگاتے ہو تو میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی پر کیا فتویٰ لگاؤ گے؟

حدیث ۲:- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میٹھوں والے مینڈھے کا حکم فرمایا جس کے بیٹنگ سیاہ آنکھیں سیاہ اور جسمانی اعضاء سیاہ ہوں۔ پس وہ



لایا گیا تو اس کی قربانی دینے لگے۔ فرمایا عائشہ چھری لاؤ پھر فرمایا کہ اسے پتھر پر تیز کر لینا۔ پس میں نے ایسا ہی کیا تو چھری مجھ سے لے لی اور مینڈھے کو پکڑ کر لٹایا اور ذبح کرنے لگے تو کہا:-  
 بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّتِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحَّیْ بِہِ۔  
 اللہ کے نام سے، اے اللہ اسے محمد (ﷺ)، آل محمد (ﷺ) اور امت محمد (ﷺ) کی طرف سے قبول فرما پھر اس کی قربانی کر دی۔

مسلم شریف، ابوداؤد شریف مترجم جلد دوم کتاب الضحایا ص ۳۹۲  
 حدیث ۳- عَنْ حَنْشٍ قَالَ زَأَيْتُ عَجَلًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ يَضْحِي بِكَشَيْنٍ فَقُلْتُ لَهْمَا هَذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَوْصَانِي اَنْ اَضْحِي عَنْہُ فَاَنَا اَضْحِي عَنْہُ۔

ابو داؤد شریف مترجم کتاب الضحایا باب الاضحية عن النبي ص ۳۹۱  
 حنّش کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو بچے قربانی کرتے دیکھا تو عرض گزار ہوا کہ یہ کیا (معاملہ) ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں ان کی طرف سے قربانی کروں چنانچہ ایک قربانی میں حضور ﷺ کی طرف سے کرتا ہوں۔

مذکورہ دونوں احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ جانور ذبح کرنے سے پہلے یا بعد میں یہ کہنا کہ یہ جانور فلاں کی طرف سے ہے، حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت ہے اور اس عمل سے جانور حرام نہیں ہوتا۔

آئیے دیکھتے ہیں کہ جو لوگ ان پاک اور حلال اشیاء کو اپنی طرف سے حرام کہتے ہیں ان کے متعلق قرآن کیا فرماتا؟ اللہ رب العزّة نے ارشاد فرمایا:-

وَلَا تَقُولُوا لِمَا نَصَبَ السِّنُّكُمُ الْكُذِبَ هَذَا حَلَالٌ وَهَذَا حَرَامٌ لِّتَقْتُلُوا عَلَى اللّٰهِ الْكُذِبَ ط إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكُذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ○ سورة النحل آیت ۱۱۶  
 ترجمہ:- اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام کہ اللہ پر

جھوٹ باندھو، بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا۔

تفسیر ۱- سہ یعنی حرام و حلال اپنی طرف سے نہ بناؤ، رب تعالیٰ کی ہر چیز حلال ہے سوا ان چیزوں کے جسے اللہ عزوجل اور رسول ﷺ نے حرام فرمادیا۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے خَلَقْنِي لَكُمْ مَسَافِي الْأَرْضِ، لہذا انہوں نے نام پر چھوڑے ہوئے جانور جب وہ رب تعالیٰ کے نام پر ذبح ہوں تو حلال ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حرام نہ کیا۔ سہ اس سے معلوم ہوا کہ بغیر دلیل کسی چیز کو حرام کہہ دینا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا ہے۔ جو میلا و شریف کی شیرینی فاتحہ کے کھانے کو بغیر ثبوت کے حرام کہتے ہیں وہ جھوٹے ہیں، یہ تمام چیزیں حلال ہیں کیونکہ انہیں اللہ اور اس کے رسول نے حرام نہ فرمایا۔ تفسیر نور العرفان ص ۲۳۶ (مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ، اہل سنت و جماعت)

مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اپنی طرف سے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کہنا طریقہ کفار ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے متعلق ارشاد فرماتا ہے کہ وہ فلاں نہ پائیں گے۔

تفسیر ۲- یعنی بدون کسی مستند شرعی کے کسی چیز کے متعلق منہ اٹھا کر کہہ دینا کہ حلال ہے یا حرام، بڑی سخت جسارت اور کذب و افتراء ہے۔ حلال اور حرام تو وہ ہی ہو سکتا ہے جسے خدا تعالیٰ نے حلال یا حرام کہا ہو۔ اگر کوئی شخص محض اپنی رائے سے کسی چیز کو حلال یا حرام ٹھہراتا ہے اور خدا کی طرف اس کی نسبت کرتا ہے جیسے مشرکین مکہ کرتے تھے جس کا ذکر سورہ انعام میں گذر چکا وہ فی الحقیقت خدا پر بہتان باندھتا ہے۔ مسلمانوں کو ہدایت کی گئی کہ کبھی ایسا رویہ اختیار نہ کریں۔ جس چیز کو خدا نے حلال کیا حلال اور جس کو حرام کیا حرام سمجھیں بدون ماخذ شرعی کے حلت و حرمت کا حکم نہ لگائیں۔ قرآن پاک مترجم معنی، والتصنیف لمینڈ، شاہراہ لیاقت، صدر، کراچی نمبر ۳ صفحہ ۳۶۳ (مولوی شبیر احمد عثمانی، دیوبندیوں کے شیخ الاسلام)

تفسیر ۳- یہ آیت صاف تصریح کرتی ہے کہ خدا کے سوا تحلیل و تحریم (حلال و حرام) کا حق کسی کو



بھی نہیں یا بالفاظ دیگر قانون ساز صرف اللہ ہے۔ دوسرا جو شخص بھی جائز اور ناجائز کا فیصلہ کرنے کی جرات کرے گا وہ اپنی حد سے تجاوز کرے گا الایہ کہ وہ قانون الہی کو سندان کر اس کے فرامین سے استنباط کرتے ہوئے یہ کہے کہ فلاں چیز یا فلاں فعل جائز ہے اور فلاں ناجائز۔

تفسیر القرآن جلد دوم صفحہ ۵۷۸ (مودودی صاحب غیر مقلد و ہابی)

اب توجہ فرمائیں اس طرف کہ جن محفل کو برا کہا جاتا ہے، جن محفل پر بدعت کا فتویٰ لگایا جاتا ہے، ان میں ہوتا کیا ہے؟ سب سے پہلے تلاوت قرآن پاک ہوتی ہے، کیا تلاوت کلام پاک گناہ ہے؟ پھر نعت خوانی ہوتی ہے، کیا حضور ﷺ کی نعت پڑھنا برا ہے؟ حضور ﷺ کے اوصاف حمیدہ بیان کئے جاتے ہیں، قرآن پاک میں حضور ﷺ کے اوصاف موجود ہیں، اولیاء کرام کا تذکرہ کیا جاتا ہے، اولیاء اللہ کا ذکر قرآن پاک میں بھی ہے اور حدیث مبارکہ میں بھی، درود و سلام پڑھا جاتا ہے اور درود و سلام کی فضیلت سب پر واضح ہے، ختم شریف پڑھا جاتا ہے، سورۃ فاتحہ اور چاروں قل کی فضیلت کسی مسلمان سے پنہاں نہیں۔ میت کی مغفرت اور بزرگان دین کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی جاتی ہے، دعا مانگنا شریعت سے ثابت ہے۔  
تخلیل و تحریم کا اختیار اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی عطا فرمایا اور میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ صرف قانون دان ہیں بلکہ قانون ساز بھی ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:-

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ سورة الاعراف آیت ۱۵۷

اور ستمری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا۔  
حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:-

وَأَنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ كَمَا حَرَّمَ اللَّهُ مَكْنُوءَةٌ شَرِيفٌ

بیشک رسول اللہ کا حرام فرمایا ہو ایسا ہی حرام ہے جیسا کہ اللہ کا حرام فرمودہ۔

اور آخر میں فوت شدہ کو ایصال ثواب کے لئے لوگوں کو کھانا کھلا دیا جاتا ہے، کھانا کھلانے کی فضیلت بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ حصول برکت کے لئے مذکورہ اعمال کے فضائل تحریر کئے جاتے ہیں:-

## تلاوت کلام پاک کی فضیلت:-

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:- فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ط سورة المزمل آیت ۲۰

پس قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو

مذکورہ آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ تلاوت کرتے ہوئے قاری صاحبان جس طرح خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے ہیں اس کا حکم بھی جان لیں۔ اللہ رب العزیز ارشاد فرماتا ہے:- وَذَكِّرْ الْقُرْآنَ تَرْجِيلاً ط سورة المزمل آیت ۴  
اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو

حدیث:- محمد بن ابراہیم نے حضرت انسید بن حنیس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ رات کے وقت سورۃ البقرہ پڑھ رہے تھے اور نزدیک ہی ان کا گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ گھوڑا بدکنے لگا۔ یہ خاموش ہو گئے تو وہ بھی رک گیا۔ یہ دوبارہ پڑھنے لگے تو گھوڑا پھر بدکنے لگا پس یہ خاموش ہو گئے اور گھوڑا ابھی ٹھہر گیا۔ پھر تیسری مرتبہ پڑھنے لگے تو گھوڑا ابھی بدکنے لگا۔ پھر یہ رک گئے کیونکہ ان کا بیٹا بھی گھوڑے کے قریب سویا ہوا تھا۔ لہذا انہیں ڈر ہوا کہ گھوڑا کہیں اسے کچل نہ دے۔ صبح کے وقت نبی کریم ﷺ سے یہ واقعہ عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے ابن حنیس پڑھو (تلاوت جاری رکھتے)۔ عرض گزار ہوئے مجھے خدشہ لاحق ہوا کہیں وہ (گھوڑا) میری کچل نہ دے جو قریب ہی سویا ہوا تھا لہذا میں نے ہراٹھا کر دیکھا اور اس کے پاس جا کر اسے ہٹایا۔ پھر میں نے آسمان کی جانب نگاہ اٹھائی تو ایک چھتری جیسی چیز دیکھی جس میں چراغ جیسی چیزیں



روشن تھیں۔ جب میں باہر نکلا تو کوئی چیز نظر نہیں آ رہی تھی۔ فرمایا تم جانتے ہو وہ کیا چیز تھی؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ فرمایا وہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز کے نزدیک آتے تھے۔ اگر تم پڑھتے رہتے تو وہ بھی صبح تک اسی طرح رہتے اور لوگ بھی واضح طور پر ان کا مشاہدہ کرتے۔ بخاری شریف مترجم جلد سوم باب ۷ نُزُولِ الشَّجَنِۃِ وَ الْمَلٰٓئِکَةِ عِنْدَ قِرَآءَةِ الْقُرْآنِ ( تلاوت قرآن کے وقت سجدہ اور فرشتوں کا نزول ) ص ۳۸

مذکورہ حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ جس جگہ تلاوت قرآن پاک کی جائے وہاں رب تعالیٰ کی رحمت اور فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔

### نعت خوانی کا ثبوت :-

نعت خوانی کا ثبوت قرآن پاک کے حوالے سے عرض کروں تو پورا قرآن میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے جا بجا اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف فرمائی۔ تفصیل درکار ہو تو مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ کی کتاب ”شمان حبیب الرحمن من آیات القرآن“ کا مطالعہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں اضافہ کا سبب ہوگا۔ حصول برکت کے لئے چند آیات تحریر کی جاتی ہیں۔ اللہ رب العزۃ نے ارشاد فرمایا :-

آیت ۱۔ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ۝ سورة النساء آیت ۶۴

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے پاس حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

آیت ۲۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يَحِثُّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا لِحَىٰ أَنفُسِهِمْ حَرْجًا مِّمَّا قُضِيَتْ وَيَسْلُمُوا نَسْلِيمًا ۝ سورة النساء آیت ۶۵

تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہونگے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرماؤ اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

آیت ۳۔ مَن يَطْعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۝ سورة النساء آیت ۸۰

جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

آیت ۴۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ۝

سورة الانفال آیت ۲۴

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلائے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشنے کی۔

آیت ۵۔ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ سورة التوبة آیت ۱۲۸

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر رءوف الرحیم۔

آیت ۶۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝ سورة الانبیاء آیت ۱۰۷

اور ہم نے تمہیں سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔

آیت ۷۔ أَلَيْسَ أُولَٰئِیَ بِالْمُؤْمِنِينَ مِّنْ أَنفُسِهِمْ وَأَرْوَاهُ آمَنَهُمْ ۝

سورة الاحزاب آیت ۶

نبی مسلمانوں کی جان سے بھی زیادہ قریب ہے اور اس کی یہ بیاں مومنوں کی مائیں ہیں۔

آیت ۸۔ وَإِنَّكَ لَعَلَّی خَلْقٌ عَظِيمٌ ۝ سورة القلم آیت ۴

بے شک تمہارا خلق عظیم ہے۔



آیت ۹۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۖ وَسَوَّيْنَا لَكَ صِرَاطَكَ ۖ وَنَقَرْنَا لَكَ فَصْرَكَ ۚ وَنَزَّلْنَا الذِّكْرَ ۖ وَكَانَ قُرْآنًا مُّنِيرًا

کیا ہم نے تمہارا سینہ کھلا دیا۔

آیت ۱۰۔ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۚ سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ ۚ

اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بیشمار خوبیاں عطا فرمائیں۔

قرآن پاک کی وہ آیات جو عوام کو بظاہر دیکھنے میں نبی کریم ﷺ کی نعت نہیں محسوس ہوتیں درحقیقت حضور ﷺ کی نعت ہیں مثلاً سورۃ الاخلاص میں اللہ رب العزۃ کی توحید کا ذکر ہے جب اللہ تعالیٰ نے لفظ ”قُلْ“ (اے محبوب تم فرماؤ) فرمادیا تو یہ سورۃ بھی میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت بن گئی۔ اسی طرح سورۃ الحب اگرچہ ابولہب کے خلاف نازل ہوئی لیکن یہ سورت بھی حضور ﷺ کی نعت ہے اس طرح کہ ابولہب نے حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کی اور کہا قَبْلَ لَكَ (آپ تباہ ہو جائیں) اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ثَبَّتْ بَدَأُ اِنْبِیْ لَهَبٍ وَتَبَّ ۝ تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔

آئیے احادیث مبارکہ کے حوالے سے حضور ﷺ کی نعت کا تذکرہ کرتے ہیں۔

حدیث ۱۔ عَنْ اَبِیْ اَسْبَاطٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ فَرِیْظَۃٍ لِّحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ اُھْجِ الْعُسْرَ یَمِیْنًا فَاِنَّ جَبْرَ اَیْمَلٍ مَعَكَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لِحَسَّانٍ اُجِبْ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مِنْتَقِیْ عَلَیْہِ مَشْکُوْۃٌ شَرِیْفٌ مَّرْجَمٌ جَلَدٌ دُوْمٌ ص ۵۲۵

روایت ہے حضرت براء (رضی اللہ عنہ) سے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے قریظہ کے دن حضرت حسان بن ثابت (رضی اللہ عنہ) سے فرمایا مشرکین کی جھو کہو کہ جبرائیل (علیہ السلام) تمہارے ساتھ ہیں اور رسول اللہ ﷺ حضرت حسان (رضی اللہ عنہ) سے فرماتے تھے میری طرف سے جواب دو، اے اللہ روح القدس (جبرائیل علیہ السلام) سے ان کی مدد فرما۔ بخاری، مسلم

حدیث ۲۔ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یَضَعُ لِحَسَّانَ مِثْرَ اَیْہِی الْمَسْجِدِ یَقُوْمُ عَلَیْہِ فَاِیْمَا یُفَاجِرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَوْ یَنَافِیْحُ وَیَقُوْلُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ یُوْثِقُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا نَافِیْحٌ اَوْ فَاخِرٌ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ زَوَاہُ بُخَارِیْ مَشْکُوْۃٌ شَرِیْفٌ مَّرْجَمٌ جَلَدٌ دُوْمٌ ص ۵۲۸

روایت ہے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حسان (رضی اللہ عنہ) کے لئے مسجد میں مِثْر رکھتے تھے جس پر وہ سیدھے کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے فخر کرتے تھے یا (مشرکین کی بیہودہ باتوں کو) دفع فرماتے تھے، رسول اللہ ﷺ فرماتے کہ اللہ تعالیٰ بذریعہ جبرائیل (علیہ السلام) حضرت حسان (رضی اللہ عنہ) کی مدد فرماتا ہے جب تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے فخر کرتے ہیں یا دفع کرتے ہیں۔

شرح ۱۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضور ﷺ کی نعت شریف پڑھنے کے لئے یا مشرکین عرب کی جھو کہنے کے لئے منبر پر کھڑے ہو جاتے۔ سبحان اللہ کیا تقدیر ہے حضرت حسان بن ثابت کی کہ حضور انور کی مجلس مبارک میں مسجد نبوی شریف میں آپ کو منبر عطا ہوا ہے نعت خواتی، نعت گوئی اللہ کی رحمت ہے بشرطیکہ مقبول ہو۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی تشریف آوری اور خود اپنے کو حضور ﷺ کی اتباع نصیب ہونے پر فخر کرتے تھے یا مشرکین سے حضور ﷺ کا بدلہ لیتے کہ ان کی جھو کہتے، حضور انور کے فضائل بیان فرماتے، حضور ﷺ خود سنتے، لوگوں کو سننے کا حکم دیتے اور حضرت حسان بن ثابت کو دعائیں دیتے تھے۔

مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد ششم ص ۴۴۱  
یہ بات بھی یاد رہے کہ حضور ﷺ کے فضائل بیان کرنا یا نبی کریم ﷺ کے دشمنوں کی جھو کہنا دونوں کا شمار نعت میں ہی ہوتا ہے جیسا کہ مفسرین نے سورۃ الحب کو بھی حضور ﷺ



کی نعت کہا ہے کہ ابولہب نے حضور ﷺ کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کئے تھے لہذا اس کے خلاف اللہ تعالیٰ نے اس سورت کو نازل فرمایا۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی ایک مشہور نعت پیش کی جاتی ہے، حضور ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں:-

وَأَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْبِي  
وَأَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ الْيَسَاءُ  
خَلِيقَتُ مُبَرَّأَتَيْنِ كُلِّ عَيْبٍ  
كَأَنَّكَ قَدْ خَلِيفَتِ كَمَا قَشَاءُ  
یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ سے زیادہ حسین میری آنکھ نے کبھی نہیں دیکھا۔ آپ سے زیادہ صاحب جمال کسی عورت نے جنائی نہیں۔ آپ ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے۔ گویا آپ ویسے ہی پیدا کئے گئے جیسے آپ چاہتے تھے۔

حدیث ۳- حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی شان میں نعت پڑھی:-

وَفِينَا رَسُولُ اللَّهِ يَتْلُوا كِتَابَهُ  
إِذَا الشَّقِيقُ مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ  
أَرَأَيْتَ الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى قُلُوبَنَا  
بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنْ مَا قَالَ وَقَعُ  
يَبِيتُ بِجَانِبِي جَنَبُهُ عَنْ فِرَاشِهِ  
إِذَا اسْتَقَلَّتْ بِأَلْكَاهِرَيْنِ الْمُضَاجِعُ

بخاری شریف مترجم جلد سوم کتاب الادب باب ۶۴۷ حجاج المشرکین (مشرکین کی ہجو گوئی) ص ۴۵۵

ترجمہ:-

ہم میں پڑھتے ہیں رسول اللہ ہانی کتاب صبح کہ جب روشنی پھیلانے اپنی آفتاب

ہم سے اندھوں کا دکھاتے ہیں صراط مستقیم مانتے ہیں ہم اس کو فرمائیں جو عالی جناب ان کے پہلو رات کو بستر سے رہتے ہیں الگ خواب گاہوں میں کہ ہوں کفار جس دم کو خواب حدیث ۴- حاکم و طبرانی نے حضرت خزیم بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ میں ہجرت کر کے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تھے تو میں نے سنا حضرت عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کر رہے تھے یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے میں آپ کی نعت خوانی کروں، آپ نے فرمایا پڑھو اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو سلامت رکھے۔ اجازت ملنے پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مندرجہ ذیل نعتیہ اشعار پڑھے:-

مَنْ قَبْلَهَا طَبِيتُ فِي الظَّلَالِ وَلَهِي  
مَسْنُودٌ حَيْثُ يَخْصِفُ الْوَرَقُ  
ثُمَّ هِطَّتِ الْبِلَادُ لَا يَشُرُ  
الْبَلَّ وَلَا مَضْغَةٌ وَلَا عَلِقُ  
بَلْ نَطْفَةٌ تَرْكَبُ السَّفِينِ وَقَدْ  
الْجَمُ نَسَرَا وَاهْلَهُ الْعُرْقُ  
تَنْقُلُ مَنْ صَالِبَ الْإِلَى رَحِمُ  
إِذَا مَضَى عِلْمُ بَدَا طَبِيقُ  
وَرَدَتْ نَارُ الْخَلِيلِ مَكْتَنُهَا  
فِي صَلْبِهِ أَلْتِ كَيْفَ يَحْتَرِقُ  
حَتَّى احْتَوَى بَيْنَكَ الدَّهْرُ مَنْ مِنْ  
خَصَدَفَ عَلَيْهِاءَ تَحْتَهَا الشَّقِيقُ



وَاللَّيْلُ لَمَّا وَلَدَتْ اَشْرَقَتْ  
الْاَرْضُ وَضَاءً تَبْنُورُكَ الْاَفَقُ  
فَنَحْنُ فِي ذَلِكَ الضِّيَاءِ وَفِي النُّورِ  
سَبِيلُ الرِّشَادِ نَخْرُقُ

ترجمہ:- (یا رسول اللہ) آپ قبل پیدائش پاک و صاف تھے درختوں کے سائے اور چلتی مکان میں جبکہ ہمیشگی طہا تر جانے سے آدم و حوا علیہما السلام اپنے بیتر عورت کے لئے پتے لپیٹتے تھے۔ پھر آپ زمین پر اترے اس وقت آپ نہ جامہ بشریت میں تھے نہ گوشت کا ٹکڑا اور خون بستہ تھے۔ اور اسی حالت میں آپ کشتی نوح پر سوار ہوئے جبکہ نسر (بت) لگام دیا گیا اور اس کے پجاری غرق ہو گئے اور آپ باپوں کی پشت سے ماؤں کے اڑحام میں منتقل ہوتے رہے جب ایک زمانہ ختم ہوا اور دوسرا شروع ہوا تو آپ ابراہیم خلیل اللہ کی پشت میں پوشیدہ تھے جبکہ ان کو آگ میں ڈالا گیا پھر وہ بھلا کیونکر جل سکتے تھے۔ آپ کی بزرگی یہاں تک ہے کہ بڑے بڑے عالی نسب والوں پر آپ کا شرف حاوی ہو گیا۔ آپ کے نور سے زمین و آسمان منور ہو گئے اور ہم اسی نور کی بدولت ہدایت کے رستوں میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ مؤارب اللہ فیہ جلد اول ص ۵۷، خصائص کبریٰ، ذرقانی، نسیم الریاض شرح شفاء بشر الطیب

حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت خوانی کے ثبوت میں احادیث مبارکہ پر مبنی ایک پوری کتاب مرتب کی جاسکتی ہے طوالت کو مد نظر رکھتے ہوئے مذکورہ چار احادیث پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔ ان احادیث مبارکہ پر غور فرمائیں کہ حضور ﷺ نے نعت خوانی کرنے والے کو وعادی، کسی کے متعلق کہا اے اللہ جبرائیل کے ذریعے سے اس کی مدد فرما اور کسی کو کہا اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو سلامت رکھے۔ آپ حضرات نے بھی ملاحظہ فرمایا ہوگا جو عشاق، حضور ﷺ کی نعت پڑھتے ہیں ان کے چہرے کس قدر نورانی ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس جو لوگ نعت خوانی کو ناجائز

اور محافل نعت کو بدعت کہتے ہیں ان کے چہروں سے سختی اور وحشت چلتی ہے اور مرنے کے بعد ان کے چہرے ایسے ہو جاتے ہیں کہ دکھانے کے قابل نہیں رہتے۔ بہت پرانی بات نہیں جب مولوی غلام اللہ خان پنڈوی اس دنیا سے رخصت ہوا پورے پاکستان میں اس کے چاہنے والے کسی دیوبندی حتیٰ کہ گھروالوں کو بھی اس کا چہرہ نہ دکھایا گیا جس طرح تابوت بیرون ملک سے آیا اسی طرح قبر میں رکھ دیا گیا اور چند دن گزرے مولوی عبد اللہ شیخ پوری جب اگلے جہان سدھارا تو پورے شیخوپورہ میں کسی وہابی نے اس کا چہرہ نہ دیکھا، ہم نے جس سے بھی پوچھا کہ حضرت جی کا آخری دیدار کیا تھا؟ جواب ملا وقت نہیں تھا بہت جلدی تھی لہذا جونہی تابوت ہسپتال سے آیا فوراً دفن کر دیا، ہمیں آج تک یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وقت کس وجہ سے نہیں تھا کس بات کی جلدی تھی؟ کیا لاش کو کسی ہوائی جہاز کے ذریعے ملک سے باہر لے جانا تھا اور فلائٹ لیٹ ہو رہی تھی یا جسم پھٹنے کے قریب تھا اس لئے دفنانے کی جلدی تھی؟ خوب کہا شاعر نے:-

ان کے دشمن پہ لعنت خدا کی رحم پانے کے قابل نہیں ہے

ہے یہ میت کسی بے ادب کی منہ دکھانے کے قابل نہیں ہے

اعتراض:- اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:- وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ مُّنِيبٌ شعر کہنا نہ سکھایا اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے نبی کو اشعار سے منع فرمایا پھر تم لوگ نعتیہ اشعار کیوں پڑھتے ہو؟

جواب:- ایک مرتبہ میرا ایک دوست نعت شریف پڑھ رہا تھا کہ ایک منکر نعت نے یہی اعتراض کیا۔ میں نے اس منکر سے پوچھا کہ قرآن پاک کی اس آیت مبارکہ کا شان نزول کیا ہے؟ عربی محاورہ میں شعر کس کو کہتے ہیں اور شاعری کیا ہوتی ہے؟ جواب میں صُتْمَ بَنِي كِنَان کی تصویر بن گیا جی آپ بتائیں، میں نے کہا کہ میں تو انشاء اللہ بتاؤں گا آپ لوگ قرآن کی آیات سنا کر کیوں لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟ آیت مبارکہ کا شان نزول یہ کہ کفار نے حضور ﷺ



پرفیض اور باندھا کہ آپ شاعر ہیں (بَلِّغِ الْفِتْرَةَ بَلِّغْ هُوَ شَاعِرٌ سُوْرَةُ الْاَنْبِيَاءِ آیت ۵) عربی محاورہ میں جھوٹی اور دلفریب بات کو شعر کہتے ہیں، اور ایسی باتیں کرنے والے کو شاعر کہا جاتا ہے۔ کفار قرآن پاک کو شعر اور حضور ﷺ کو شاعر کہتے تھے ان کے اس قول کی تردید میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی کہ میرا کلام شاعری نہیں اور نہ ہی میرا محبوب شاعر ہے یعنی نہ تو میرا کلام جھوٹا ہے اور نہ میرا محبوب جھوٹ کہتا ہے اور جھوٹی اور دلفریب بات تو میرے نبی کے شایان شان نہیں۔ حضور ﷺ کے علم کے منکر اس آیت مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں کہ دیکھو اللہ فرما رہا ہے کہ میں نے اپنے نبی کو شعر نہیں سکھائے لہذا حضور ﷺ شعر نہیں جانتے اور اہل سنت کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو ہر بات کا علم ہے تو اس سلسلہ میں مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم نے اپنے نبی کو جھوٹی اور دلفریب بات کی حقیقت سے بے خبر رکھا ہے بلکہ یہ کہ ہم نے اپنے محبوب میں جھوٹ والا عیب رکھا ہی نہیں جیسے باپ کہتا ہے کہ میں نے اپنے بچوں کو گالیاں نہ سکھائیں یعنی گالی کہنے کا عادی نہ بنایا نہ یہ کہ اسے گالی کی پہچان نہیں۔ لہذا اس آیت سے حضور ﷺ کے علم کی کمی ثابت نہیں ہوتی بلکہ آپ کا پاک و ستھرا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ تفسیر نور العرفان، تفسیر خزائن العرفان، تفسیر روح البیان، تفسیر مدارک، تفسیر جمل وغیرہ۔

نہیاں نواں وہابی نولہ نعت سنے تے دے گولہ

سز سز ہوتا چاواے گولہ کولیاں تول مڑے سواہ

نجدی نولہ واہ بھی واہ

رہا سوال یہ کہ کیا پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قافیہ ردیف والے شعر نہیں آتے یا آپ نے کبھی ان اشعار کو نہیں پڑھا تو آئیے احادیث مبارکہ کی طرف رجوع کرتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کو اشعار آتے ہیں اور میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ان

اشعار کو پڑھنا بھی ثابت ہے۔

حدیث ۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةً لَبِيدٍ:-

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا حَلَّ اللَّهُ بِاطِلٍ

وَكَأَدَامِيَّةِ ابْنِ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يَسْلِمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کسی شاعر نے جو سب سے سچی بات کہی وہ لبید کے یہ الفاظ ہیں:-

سوائے حق تعالیٰ کے کوئی بھی ہو وہ فانی ہے

اور قریب تھا کہ اُمیہ بن الصلت اسلام قبول کر لیتا

بخاری شریف مترجم جلد سوم کتاب الادب باب ۶۳۶ ص ۴۲۳

حدیث ۲۔ بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَمْشِي إِذَا أَصَابَهُ حَجَرٌ فَعَرَّ قَدَمَيْتِ اصْبَعُهُ فَقَالَ:-

هَلْ أَنْتَ إِلَّا اصْبَعٌ دَعِمَتْ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتِ

نبی کریم ﷺ (ج کے لئے) جا رہے تھے کہ ایک پتھر ملا جس سے آپ پھسلے اور پیر مبارک کی ایک انگلی سے خون بہنے لگا تو فرمایا:-

خون یہ انگلی سے ہے جو پیر ہا شکر ہے کہ راہ حق میں ہے بہا

بخاری شریف مترجم جلد سوم کتاب الادب باب ۶۳۶ ص ۴۲۳

حضور ﷺ کے اوصاف حمیدہ بیان کرنا:-

قرآن پاک میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے۔ انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنے امتوں کے سامنے نبی کریم ﷺ



کے اوصاف بیان فرمائے۔ حضور ﷺ نے خود اپنے خصائص بیان فرمائے، چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ہے: فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمَنْبَرِ فَقَالَ مَنْ أَنَا فَقَالُوا أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ لِرَفِيقَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قِبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا رَوَاهُ الْبُزْجَانِيُّ. مشکوٰۃ شریف مترجم جلد سوم باب فضائل سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ص ۲۳۴

پس نبی کریم ﷺ منبر پر جلوہ گر ہوئے، فرمایا میں کون ہوں؟ لوگوں نے عرض کی آپ اللہ کے رسول ہیں، فرمایا میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں، اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان میں سے اچھوں میں سے بنایا پھر ان اچھوں کی دو جماعتیں کیں تو مجھے ان کے اچھے فرقے میں بنایا پھر ان اچھوں کے کئی قبیلے کے تو مجھے اچھے قبیلے میں بنایا پھر ان اچھوں کے کئی گھر بنائے تو مجھے اچھے گھر والوں میں بنایا پس میں ان سب میں اچھی ذات والا اچھے گھر والا ہوں۔

حدیث ۲۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا سَيِّدُ أَدَمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا فَخْرَ وَبَيْدَى لَوَاءَ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ أَدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي وَالْأَوَّلُ مَنْ تَشْتَقُّ عَنَّةَ الْأَرْضِ وَلَا فَخْرَ رَوَاهُ الْبُزْجَانِيُّ. مشکوٰۃ شریف مترجم جلد سوم باب فضائل سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ص ۲۳۵

روایت ہے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں قیامت کے دن والا آدم کا مرداروں پر پادشاہی کرتا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا غریب نہیں کہتا اس دن کوئی نبی آدم علیہ السلام اور ان کے پیروں کا جھنڈا ہوگا غریب نہیں کہتا ان میں پہلا ہوں جن سے زمین طے کی اور لوگوں کو سکھایا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اوصاف حمیدہ، آپ کے خصائص، آپ کے کمالات، آپ کے معجزات، آپ کا حلیہ مبارک اور آپ سے منسوب ہر شے کو صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، آئمہ مجتہدین، مفسرین، محدثین، اولیاء عظام اور علماء کرام بیان فرماتے رہے اور قیامت تک بیان ہوتے رہیں گے۔ حضور ﷺ کا ذکر کرنا دراصل آپ کی محبت کا ثبوت ہے کہ مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا فَكَثُرَ بِذِكْرِهِ جو شخص جس سے محبت کرتا ہے اس کا ذکر بھی کثرت سے کرتا ہے اور میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے جو شخص جس سے محبت کرتا ہے بروز قیامت اس کا حشر بھی اسی کے ساتھ ہوگا (بخاری شریف)

### اولیاء کرام کا تذکرہ کرنا:-

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کا تذکرہ فرمایا چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

الْأَيُّهَا اللَّهُ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○ سورہ یونس آیت ۶۲

ترجمہ:- من لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ خوف ہے نہ غم

تفسیر:- اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اولیاء اللہ کہلاتے ہیں اور اس کے مردود، اولیاء اللہ سے خائف ہیں۔ اللہ (یعنی فی الجہت) رب تعالیٰ فرماتا ہے اُولَئِكَ عَلَيْهِمُ الطَّاعُونَ، ان مقبولوں میں بعض تو تقویٰ طہارت وغیرہ سے مقبول ہو جاتے ہیں، یہ ولایت کسی ہے بعض مادرِ زاد ولی ہوتے ہیں یہ ولایت عطائی ہوتی ہے دیکھو نبی کریم مادرِ زاد ولی تھیں، آدم علیہ السلام پیدا ہوتے ہی محبوبِ ملائکہ ہوئے اور بعض لوگ کسی کی نگاہِ کرم سے ولی بن جاتے ہیں اسے ولایتِ ادبی کہتے ہیں جیسے موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والے چادوگر آقا فانا مؤمن صحابی شہید ہوئے یا حبیبِ نجات جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں میں آنا فانا ولی ہو گئے، یہ آیت تینوں قسم کے ولیوں کو شامل ہے جہاں ولی کی برائی ارشاد ہوئی وہ وَلِئِنْ مَنِ دُونِ اللَّهِ (یعنی شیطان) ہے۔ ولی دو قسم کے ہیں،



ولی تشریف، ولی تگویی، ولی تشریفی ہر ایک مسلمان ہے جسے قرب الہی حاصل ہو، تگویی ولی وہ ہے جسے عالم میں تصرف کا اختیار دیا گیا ہو، ولی تشریفی تو ہر چالیس متقی مسلمانوں میں ایک ہوتا ہے اور ولی تگویی کی جماعت مخصوص ہے، غوث، قطب، ابدال وغیرہ اس جماعت کے افراد ہیں یہ تمام قیامت کے ڈرور بخ سے یا دنیا کے مضر خوف و غم سے محفوظ ہیں۔ تفسیر نور العرفان ص ۳۳۳

حدیث مبارکہ میں بھی اولیاء اللہ کا ذکر ہے چنانچہ اس سلسلہ میں بخاری شریف کی حدیث مبارکہ پیش کی جاتی ہے:-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَيَبْصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرَجُلَهُ الَّتِي يُمَشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي لِأَعْطِيْتَهُ وَلَكِنْ اسْتَغَاذَنِي لِأَعِذَنَّهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدَّدْتُ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ۔ بخاری شریف مترجم جلد سوم کتاب الرقاق باب ۸۴ ص ۵۵۳

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ کسی شے سے اس قدر نزو کی حاصل نہیں کرتا جتنا کہ فرائض سے اور میرا بندہ برابر نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے اور اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اس کا پیر بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو

ضرور میں اسے عطا فرماتا ہوں اگر وہ میری پناہ پکڑے تو ضرور میں اسے پناہ دیتا ہوں اور کسی کام میں مجھے تردد نہیں ہوتا جس کو میں کرتا ہوں مگر مومن کی موت کو برا سمجھنے میں کیونکہ میں اس کے اس برا سمجھنے کو برا سمجھتا ہوں۔

شرح:- اولیاء اللہ سے دشمنی اللہ تعالیٰ سے اعلان جنگ ہے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ، ولیوں کے ساتھ ہے لہذا ولیوں کو چھوڑ کر کوئی اور دین و مذہب اختیار نہیں کرنا چاہئے۔ یہ حدیث مبارکہ ان لوگوں کے لئے خاص طور پر توجہ طلب ہے جو نئے نئے فرقے بنا کر اپنی علیحدہ علیحدہ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر اولیاء اللہ کے مذہب کو چھوڑے ہوئے ہیں بلکہ اس برحق مذہب اور اسلام کی صحیح ترین تصویر کو بریلویت ٹھہرا کر مطعون کرتے ہیں اور اس کے خلاف لوگوں کے دلوں میں نفرت کے جذبات بھرتے ہیں۔ یہ اولیاء اللہ کی مخالفت بلکہ اللہ تعالیٰ سے مخالفت اور دشمنی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے خلاف صفت آراء ہونا ہے جس میں آخرت کی کوئی بھلائی نہیں۔

بخاری شریف مترجم جلد سوم ص ۵۵۳

لوگوں کو بزرگان دین کے عرس سے منع کرنا، محرم کے کچھڑے، شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ المعروف غوث اعظم کی گیارہویں اور خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ المعروف خواجہ غریب نواز کی چٹھٹی کو حرام کہہ کر ان سے روکنا، اولیاء اللہ کو پکارنے کو شرک کہنا، مزارات اولیاء پر جانے کو بدعت کہنا، بزرگان دین کے متعلق کہنا کہ مر کر مٹی میں مل گئے، کسی کی فریاد کو سن نہیں سکتے، دیکھ نہیں سکتے، پہچان نہیں سکتے، مدد نہیں کر سکتے، اپنے مزار کی حفاظت نہیں کر سکتے تمہاری حفاظت کیا کریں گے، اپنے آپ کو مرنے سے نہ بچا سکتے تمہیں کیا بچائیں گے، کل بروز قیامت کسی کی سفارش نہیں کر سکیں گے وغیرہ تمام باتیں اولیاء اللہ سے عداوت کی علامت ہیں۔ جس کے دل میں اولیاء کرام کی محبت ہوگی وہ ایسی باتیں ہرگز نہیں کرے گا اور جس کے دل میں اولیاء اللہ کی عداوت ہوگی آپ حضرات نے پڑھا کہ اللہ تعالیٰ کا



ایسے شخص کے ساتھ اعلان جنگ ہے اور اللہ تعالیٰ جس سے اعلان جنگ فرمائے پھر کیا اسے جنت میں داخل ہونے دے گا؟ ہرگز نہیں۔ دنیاوی مثال سے عرض کروں کہ زید، عمرو کا دشمن ہے۔ تو کیا عمرو، زید کو اپنے گھر میں داخل ہونے دے گا؟ یقیناً جواب نفی میں ہوگا۔ بلاشبہ جو شخص اللہ کے ولیوں کا دشمن ہے، ایسے لوگوں کا اللہ تعالیٰ دشمن ہے اور جس کا اللہ تعالیٰ دشمن ہے پھر اسے دنیا میں بھی ذلیل و خوار کرے گا اور آخرت میں بھی۔ قرآن پاک سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ کے محبوب بندوں کا جو دشمن ہے اللہ تعالیٰ خود ان لوگوں سے دشمنی کا اعلان فرماتا ہے۔ چنانچہ اللہ رب العزۃ ارشاد فرماتا ہے:-

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ ۝  
سورۃ البقرۃ آیت ۹۸

جو کوئی دشمن ہو اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسولوں کا اور جبرائیل کا اور میکائیل کا تو ایسے کافروں کا اللہ دشمن ہے۔

پس ایسے لوگ جو اولیاء اللہ سے عداوت رکھتے ہیں ان کو دعوتِ فکر ہے کہ اپنے دلوں میں نفاق کا بیج نہ بویں، اللہ تعالیٰ کی دشمنی کو مول نہ لیں اور اپنی عاقبت کو برباد ہونے سے بچائیں۔

### درود و سلام کی فضیلت:-

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝  
سورۃ الاحزاب آیت ۵۶

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اسے ایمان والوں

پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

آیت مذکورہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود و سلام پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ ایصالِ ثواب کی محفل میں درود و سلام پڑھنا اللہ تعالیٰ کے حکم کے عین مطابق ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود و سلام کی فضیلت احادیث مبارکہ کے حوالہ سے تحریر کی جاتی ہے۔

حدیث ۱۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَوةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرَفِيعَتُ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

مکملہ شریف مترجم جلد اول باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ وفضلیہا ص ۲۰۰  
روایت ہے حضرت انس (رضی اللہ عنہ) سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا اور اس کے دس درجات بلند فرمائے گا۔ (نسائی)

حدیث ۲۔ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَوةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔ اَيْضًا

روایت ہے حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت کے دن میرے نزدیک سب سے زیادہ وہ ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود پڑھے گا۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا۔

حدیث ۳۔ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَاجِدِينَ فِي الْأَرْضِ يَكْفُرُونَ مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔ اَيْضًا  
حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ



ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین میں میر و سیاحت کرتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔ نسائی، دارمی

### ختم شریف کی فضیلت :-

ختم شریف پڑھنے کے لئے قرآن پاک کی کسی سورت یا آیت کی کوئی پابندی نہیں جہاں سے جس قدر میسر آئے پڑھ لیں، ہاں کچھ سورتیں زیادہ معروف ہیں کہ ان کا ثواب زیادہ ہے مثلاً سورۃ الفاتحہ، چاروں قبل وغیرہ۔ لہذا ان سورتوں کے مختصر فضائل تحریر کئے جاتے ہیں۔

حدیث :- حضرت ابوسعید بن مہلبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا لیکن میں نے جواب نہ دیا (نماز کے بعد) میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جاؤ جب تمہیں بلائیں۔ پھر فرمایا کیا میں تمہیں قرآن کریم کی سب سے عظمت والی سورت نہ سکھاؤں اس سے پہلے کہ تم مسجد سے نکلو؟ پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ جب ہم نے مسجد سے نکلنے کا ارادہ کیا تو میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا کہ میں ضرور تمہیں قرآن پاک کی بہت ہی عظمت والی سورت سکھاؤں گا۔ فرمایا وہ سورت الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ہے یہی سبح الشانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا فرمائی گئی۔ بخاری شریف مترجم جلد دوم باب ۳۳ فضائل فاتحۃ الكتاب ص ۳۳

حدیث :- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے شخص کو بار بار سورۃ الاخلاص پڑھتے ہوئے سنا۔ جب صبح ہوئی تو وہ (سننے والا) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا۔ اس کا خیال تھا کہ یہ تو چھوٹی سی سورت ہے، پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بیشک یہ تمہاری

قرآن کے برابر ہے۔ بخاری شریف مترجم جلد دوم ص ۳۶

مذکورہ سورتوں کے علاوہ بھی اگر کوئی شخص قرآن پاک کے کسی بھی حصہ سے کچھ بھی تلاوت کرے گا تو ثواب ہی پائے گا چنانچہ میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا :- جو کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھے تو اسے ایک نیکی عطا کی جائے گی اور ایک نیکی دس نیکیوں کی مثل ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف، اور میم ایک حرف ہے۔ ترمذی، دارمی، مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول کتاب فضائل القرآن ص ۳۶۸

ختم شریف پڑھنے کے بعد میت کو ایصال ثواب کیا جاتا ہے، اس کے لئے دعائے مغفرت اور بزرگان دین کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ دعا کی فضیلت صفحہ ۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔ آخر میں ایصال ثواب کی محفل کے شرکاء کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔ کھانا کھلانے کی فضیلت میں احادیث مبارکہ تو بہت ہیں اور لوگ کھانا کھلانے کے ثواب سے بھی واقف ہیں لہذا اس سلسلہ میں ایک حدیث مبارکہ پیش کی جاتی ہے :-

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَافْسُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ رَوَاهُ ابْنُ مَرْزُوقٍ وَابْنُ مَاجَةَ مُشَوَّهًا شَرِيفًا  
مترجم جلد اول باب فضائل الصدقات ص ۳۱۸

روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے، رحمن کی عبادت کرو، کھانا کھلاؤ، سلام پھیلاؤ اور سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ ترمذی، ابن ماجہ، معترض :- مذکورہ تمام اعمال علیحدہ علیحدہ اپنی جگہ درست ہیں لیکن جب یہ تمام اعمال اکٹھے کئے جائیں تو ناجائز ہیں کہ حضور ﷺ نے مذکورہ تمام اعمال اکٹھے نہیں کئے تھے۔

جواب :- اگر کوئی شخص یوں کہے کہ پانی حلال، دودھ حلال، چینی حلال، چائے کی پتھر حلال، لیکن جب ان تمام اشیاء کی چائے بنالیں تو وہ حرام ہو جائے گی اس لئے کہ ان تمام اشیاء کو اکٹھا کر کے



چائے کی صورت میں استعمال کرنا حضور ﷺ سے ثابت نہیں تو ایسے شخص کی کھوپڑی میں دماغ نہیں بلکہ بھس بھرا ہے۔ بالکل اسی طرح مذکورہ تمام اعمال اکٹھے حضور ﷺ سے ثابت نہیں تو نبی کریم ﷺ نے ان کی ممانعت بھی نہیں فرمائی۔ اور ناجائز وہی عمل ہوگا جس سے اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ منع فرمائیں۔

### دن مقرر کرنا:-

اعتراض:- آپ لوگ ان محافل کے لئے دن مقرر کر لیتے ہیں جبکہ دن مقرر کرنا تو بدعت ہے۔

جواب:- مذکورہ سوال کے دو جواب ہیں، ایک تحقیقی دوسرا الزامی۔

تحقیقی جواب تو یہ کہ اللہ رب العزۃ ارشاد فرماتا ہے:-

وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ ط سورہ ابراہیم آیت ۵

ترجمہ:- اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ

تفسیر:- اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ میلا و شریف (اسی طرح گیارہویں شریف) معراج شریف اور شب قدر میں علماء سے وعظ کرنا محمود ہے کہ وہ اعلیٰین اللہ کے دن یاد دلاتے ہیں، دوسرے یہ کہ جن دنوں کو اللہ کے پیاروں سے کوئی خاص نسبت ہو جائے وہ اللہ کے دن بن جاتے ہیں، یہاں ایام اللہ سے مراد یا تو قوم عاد و ثمود پر عذاب آنے کی تاریخیں ہیں یا بنی اسرائیل پر سن و سلویٰ اترنے کی اور فرعون کے غرق ہونے کی۔ تفسیر نور العرفان ص ۴۰۷ اور ارشاد فرمایا:-

وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ ط سورۃ البقرۃ آیت ۲۰۳

ترجمہ:- اور اللہ کی یاد کرو گئے ہوئے دنوں میں

تفسیر:- یعنی ایام تشریق میں منیٰ میں ٹھہر کر اللہ کا ذکر کرو۔ تفسیر نور العرفان

یہ بھی معلوم ہوا کہ ایام تشریق کے دن اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ ہیں لہذا دن مقرر کرنا بدعت نہیں۔

حدیث:- عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا بِالْعَوْظَةِ فِي الْأَيَّامِ-

بخاری شریف مترجم جلد اول کتاب العلم باب ۵۳ ص ۱۳۲

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں نصیحت (وعظ) کرنے کے لئے دن مقرر فرما رکھتے تھے۔

پس ثابت ہوا کہ دن مقرر کرنا بدعت نہیں بلکہ میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے۔ دن مقرر کرنے والی احادیث مبارکہ بیشمار ہیں طوالت کی وجہ سے نقل نہیں کی گئیں۔ مختصر یہ اللہ رب العزۃ نے روزوں کے دن مقرر فرمائے، حج کے دن مقرر، ایام تشریق کے دن مقرر، قربانی کے دن مقرر، عیدین کے دن مقرر، پیدائش کا دن مقرر، موت کا دن مقرر، قیامت کا دن مقرر، اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کی عبادت کے لئے ہفتہ کا دن مقرر فرمایا، عیسائیوں کے لئے اتوار کا دن اور مسلمانوں کے لئے جمعہ کا دن مقرر فرمایا۔

دوسرا جواب الزامی کہ تم لوگوں نے ہفتہ بھر میں چھٹی کا دن مقرر کر رکھا ہے، تمہارے بچوں کی سالگرہ کا دن مقرر، مناظروں کے دن مقرر، کانفرنسوں کے دن مقرر، رائے و مذاکرات کے اجتماع کا دن مقرر، تمہارے چلوں کے دن مقرر، جماعت اسلامی کے اجتماع کا دن مقرر، کبھی اس طرح اعلان کیا ہے کہ کسی بھی جگہ کسی بھی دن رائے و مذاکرات کا اجتماع ہوگا، تمہارے شادی بیاہ کے دن مقرر، منگنی کا دن مقرر، ولیمہ کا دن مقرر، کبھی کسی سے کہا آپ لوگوں نے کہ ہمارے نزدیک ”مقرر“ کرنا بدعت ہے لہذا کسی بھی دن کسی بھی لڑکے کو لیکر آ جانا اور ہماری کوئی بھی لڑکی بیاہ کر لے جانا، ولیمہ کسی بھی دن کر لینا۔ کائنات کا نظام ہر شے کے مقرر ہونے پر ہی چل رہا ہے لہذا دن مقرر کرنا بدعت نہیں اور جو دن مقرر کرنے کو بدعت کہے وہ حقیقت وہ خود بدعتی ہے۔



## کھانے پر آیات قرآنی پڑھنا:-

اعتراض :- ایصال ثواب کی محافل میں آپ لوگ کھانا سامنے رکھ کر کیوں پڑھتے ہیں اس عمل سے تو کھانا حرام ہو جاتا ہے۔

جواب :- اس اعتراض کے بھی دو جواب ہیں۔ ایک الزامی دوسرا تحقیقی۔ پہلے تحقیقی جواب پیش کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

فَكُلُوا مِنَّمَا ذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَكُلُوا مِمَّا ذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ سورة الانعام آیت ۱۱۸-۱۱۹  
تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو۔ تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا وہ تو تم سے مفصل بیان کر چکا جو کچھ تم پر حرام ہوا۔

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جس شے پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے اس شے کو کھانے کا حکم خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ پس اپنی طرف سے حلال شے کو حرام کہنا اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرنا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا قانون یہ ہے کہ حرام اشیاء کا مفصل ذکر ہوتا ہے اور جس شے کو حرام نہ فرمایا گیا ہو وہ حلال ہے۔

حدیث ۱: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أُمَّ سَلِيمَ مَا عِنْدَكَ فَأَقْبَتَ بِذَلِكَ السُّجْرَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سَلِيمَ عُرَّةً فَأَدَمَّتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهِمَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُنَّ لِعَشْرَةٌ فَإِذَا لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ إِنَّهُنَّ لِعَشْرَةٌ ثُمَّ لِعَشْرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَعْرُونَ أَوْ نَمَانُونَ رَجُلًا - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

مسئوۃ شریف مترجم جلد سوم باب فی المعجزات ص ۲۸۸

ترجمہ :- پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ام سلیم جو کچھ تمہارے پاس ہے لاؤ۔ چنانچہ یہ روٹیاں لائیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان کا حکم دیا وہ توڑی گئیں۔ ام سلیم نے ڈبہ بچوڑا سے سالن بنا دیا پھر اس پر رسول اللہ ﷺ نے وہ پڑھا جس کا پڑھنا اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر فرمایا دس آدمیوں کو اجازت دو۔ انہیں بلایا گیا۔ انہوں نے کھایا حتیٰ کہ سیر ہو گئے۔ وہ چلے گئے پھر فرمایا اور دس کو بلاؤ پھر اور دس کو تو ساری قوم نے کھالیا اور سیر ہو گئے قوم کل ستر یا اسی آدمی تھے۔ بخاری، مسلم۔

شرح :- اس سے ثابت ہوا کہ کھانا سامنے رکھ کر کچھ پڑھنا قرآن مجید وغیرہ سنت ہے۔ ہم فاتحہ میں یہی کرتے ہیں کہ کھانا سامنے رکھ کر آیات قرآنی و دعائیں اور درود شریف پڑھتے ہیں۔

مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد ۱ ششم صفحہ ۲۱۸  
حدیث ۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:- فَوَافَّتِ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ يَدَهُ عَلَىٰ بِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللَّهُ. الخ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پھر میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اس حلوہ پر ہاتھ رکھا اور جو اللہ نے چاہا وہ پڑھا۔ بخاری، مسلم، مشکوٰۃ شریف مترجم جلد سوم باب فی المعجزات ص ۲۹۱

الزامی جواب بھی ملاحظہ فرمائیں کہ جو لوگ اس کھانے کو حرام کہتے ہیں جس پر قرآن پڑھا جائے وہ کس کے نقش قدم پر چل رہے ہیں:-

حدیث ۱: عَنْ حَدِيْقَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہے حضرت حدیقہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ شیطان اس کھانے کو اپنے لئے حلال بنالیتا ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے۔ اے امام مسلم نے روایت کیا۔

مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم کتاب الاطعمہ ص ۴۰۲



حدیث ۲:- عَنْ أُمِّهِ ابْنِ مَخْشُومٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمْ يَسْمِ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ إِلَّا لُقْمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلُهُ وَآخِرُهُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ اسْتَفَاءَ مَا فِي بَطْنِهِ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

روایت ہے حضرت امیہ بن مخشومؓ سے فرماتے ہیں شخص کھانا کھا رہا تھا تو اس نے بسم اللہ نہ پڑھی تھی کہ اس کے کھانے میں سے ایک لقمہ باقی رہ گیا، پھر جب اسے اپنے منہ کی طرف اٹھایا تو کہا بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلُهُ وَآخِرُهُ حضور ﷺ مسکرا دیے، پھر فرمایا کہ شیطان اس کے ساتھ کھاتا رہا جب اس نے اللہ کا نام لیا تو جو کچھ اس (شیطان) کے پیٹ میں تھا سب قے کر دیا۔ اسے امام ابو داؤد نے روایت کیا۔

مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم کتاب الاطعمہ ص ۲۱۰

مذکورہ دونوں روایات سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ جس کھانے پر بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نہ پڑھی جائے وہ کھانا شیطان کے لئے حلال ہے، وہ اسے بڑے شوق سے کھاتا ہے اور جس کھانے پر بسم اللہ شریف پڑھی جائے شیطان کے لئے وہ کھانا حرام ہے وہ اسے نہیں کھاتا۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قرآن پاک کی ایک آیت ہے شیطان پر کھانا حرام کرنے کے لئے ہمیں قرآن پاک کی ایک آیت پڑھنا کافی ہے۔ غور فرمائیں کہ کس قدر گمراہی میں ہیں وہ لوگ جو ملیں لعین سے بھی چند قدم آگے ہیں کہ جن پر کھانا حرام کرنے کے لئے ہمیں قرآن پاک کی کئی آیات پڑھنا پڑتی ہیں تب جا کر وہ کہتے ہیں کہ یہ کھانا حرام ہو گیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جیسے طبیب کو خبیث شے ہضم نہیں ہوتی مثلاً ہمارے پیٹ میں کھی چلی جائے تو قے ہو جاتی ہے اسی طرح خبیث کو طبیب شے بھی ہضم نہیں ہوتی۔ خبیث پیٹ میں ختم شریف کی کوئی شے چلی جائے تو وہ اسے باہر نکالنے کے لئے بے چین ہو جاتا ہے یہ مشاہدہ

میں نے اپنی آنکھوں سے کیا کہ میرے ایک عزیز نے ایک خبیث کو ختم شریف کا مالٹا کھلا دیا، کھاتے وقت تو اسے معلوم نہ تھا، کھانے کے بعد کھلانے والے نے بتا دیا کہ تمہیں ختم شریف کا مالٹا کھلا دیا گیا ہے، گلہ خلق میں انگلی مار کر قے کرنے اس موقع پر مذکورہ حدیث مبارکہ یاد آئی، اور ویسے بھی طبیبات، خبیثوں کے لئے نہیں ہوتیں، خبیثوں کے لئے حیثیات ہیں، طبیبات تو طہیّین کے لئے ہیں۔

کھانا سامنے رکھ کر دعا مانگنا:-

اعتراض:- کھانا سامنے رکھ کر دعا مانگنا کہاں سے ثابت ہے؟

جواب:- آپ لوگ شاید کھانا پشت پیچھے رکھتے ہوں، ہمیں تو کھانے کا ادب یہی سکھایا گیا ہے کہ کھانا سامنے ہی رکھا جائے۔ رہا مسئلہ دعا مانگنے کا تو یہ عمل ہمارے نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں حدیث مبارکہ پیش کی جاتی ہے:-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللَّهُ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالنَّيْزِ كَذَلِكَ فَقَالَ نَعَمْ فَدَعَا بِسَطْعٍ فَبَسِطَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجْعَى بِكَفِّ ذُرْفٍ وَيَجْعَى الْأَخْرُ بِكَفِّ تَمِيرٍ وَيَجْعَى الْأَخْرُ بِكَسْرَةٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى الْبَطْعِ شَيْءٌ يُسَيِّرُ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّيْزِ كَذَلِكَ ثُمَّ قَالَ خُذُوا هِيَ أَوْ عَيْبُكُمْ فَأَخَذُوا هِيَ أَوْ عَيْبُهُمْ حَتَّى مَا تَرَ كُنُوا فِي الْعُسْكَرِ وَغَاءَ إِلَّا مَلَأُوهُ قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَضَلَتْ فَضْلَةُ الْخ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب غزوہ تبوک کا دن ہوا تو لوگوں کو بھوک نے گھیر لیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ان لوگوں سے ان کے پیچھے



ہوئے کھانے منگوائے پھر ان کے لئے اس کھانے پر اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا کیجئے۔ فرمایا ہاں چنانچہ دسترخوان منگوایا اسے بچھایا پھر ان کے بچے ہوئے کھانے منگوائے تو کوئی شخص ایک مٹھی جو لانے لگا اور کوئی ایک مٹھی چھوہارے اور کوئی روٹی کا ٹکڑا حتیٰ کہ دسترخوان پر تھوڑی سی چیز جمع ہو گئی پھر رسول اللہ ﷺ نے برکت کی دعا کی پھر فرمایا اسے اپنے برتنوں میں لے لو، چنانچہ لوگوں نے کھانا اپنے برتنوں میں لے لیا حتیٰ کہ لشکر میں کوئی برتن نہ چھوڑا مگر اسے بھر لیا حتیٰ کہ سیر ہو گئے اور باقی بچ رہا۔ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد سوم باب فی المعجزات ص ۲۹۰

اعتراف:- ایصالِ ثواب کی تمام محافل بدعت ہیں کہ حضور ﷺ کے زمانہ مبارک میں نہ تھیں۔ جواب:- جماعت اسلامی، مجلس احرار، مجلس تحفظ ختم نبوت، الدعوة والاشراد، جماعت اہل حدیث، سپاہ صحابہ، جمعیت اشاعت توحید والہ، لشکر طیبہ، لشکر جھنگوی وغیرہ یہ تمام جماعتیں حضور ﷺ کے زمانہ مبارک میں نہ تھیں لہذا سب سے پہلے ان تمام جماعتوں کو بدعت قرار دیکر ان پر پابندی لگاؤ پھر سیرت النبی کانفرنس، محمد رسول اللہ کانفرنس، سید البشر کانفرنس، سہ روزہ چالیس روزہ، رائے ونڈ کے اجتماع اور جماعت اسلامی کے اجتماع کو بدعت قرار دیکر ان پر پابندی لگاؤ اس کے بعد ایصالِ ثواب کی محافل کو شوق سے بدعت کہنا۔ بدعت کے متعلق مزید معلومات درکار ہوں تو فقیر کی کتاب ”بدعت کیا ہے“ کا مطالعہ مفید ہوگا۔ یہ تھا الزامی جواب، تحقیقی جواب یہ کہ جو عمل شریعت کے خلاف نہیں پس وہ جائز ہے اگرچہ حضور ﷺ کے ظاہری زمانہ مبارک میں نہ ہو۔ اس سلسلہ میں بخاری شریف کی ایک حدیث مبارکہ پیش کی جاتی ہے:-

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا جبکہ یمامہ والوں سے لڑائی ہو رہی تھی اور اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس تھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگ یمامہ میں قرآن پاک کے کتنے ہی قاری شہید ہو گئے ہیں اور مجھے خدشہ ہے کہ قاریوں کے مختلف

مقامات پر شہید ہو جانے کے باعث قرآن مجید کا اکثر حصہ جاتا رہے گا لہذا امیری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن مجید کے جمع کرنے کا حکم فرمائیں۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں وہ کام کس طرح کروں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم یہ کام پھر بھی اچھا ہے، پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بارے میں برابر مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ کھول دیا اور میں بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ متفق ہو گیا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نو جوان آدمی اور صاحب عقل ہو اور تمہاری قرآن فہمی پر کسی کو کلام بھی نہیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو وحی بھی لکھ کر دیا کرتے تھے پس سنی تبلیغ کے ساتھ قرآن کریم کو جمع کر دو، پس اللہ کی قسم اگر مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا جاتا تو اسے اس سے بھاری نہ بچتا جو مجھے حکم دیا گیا کہ قرآن مجید کو جمع کروں۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ وہ کام کیوں کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی قسم یہ کام پھر بھی اچھا ہے۔ پس میں برابر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بحث کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اسی طرح کشادہ فرمادیا جس طرح حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا سینہ کشادہ فرمایا تھا۔ بخاری شریف مترجم جلد دوم کتاب التفسیر باب ۹۷۵ مجمع القرآن (قرآن مجید کا جمع کرنا) صفحہ ۹۸۸

آپ حضرات نے غور فرمایا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک جو کام اچھا ہو اگرچہ حضور ﷺ کے ظاہری زمانہ مبارک میں نہ ہو، اگرچہ وہ کام حضور ﷺ نے نہ کیا پس وہ کام کرنا جائز ہے۔ اگر کوئی شخص واقعی حق بات سمجھنا چاہتا ہو تو اس کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ قل، تیجہ (سوئم)، ساتہ، چہلم، عرس، برسی، چھٹی، گیارہویں، رجب کے کوٹھے، محرم کا کچھوا وغیرہ ایصالِ ثواب ہی کے مختلف نام ہیں اور ایصالِ ثواب از روئے قرآن و حدیث واجماع و اثر جائز ہے اگرچہ ان ناموں سے حضور ﷺ نے ایصالِ ثواب نہیں کیا تھا پھر بھی اللہ کی قسم یہ کام اچھے ہیں۔



اللہ رب العزّة سے دعا ہے کہ جس طرح میرے رب نے حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا سینہ کشادہ فرمایا تھا اسی طرح ایصالِ ثواب کے منکروں کا سینہ بھی کھول دے تاکہ وہ اچھے کاموں پر تنقید کرنے سے باز رہیں اور اپنی عاقبت خراب نہ کریں۔

برادرانِ اسلام! مسلمانوں کے اکٹھے ہونے کے چند مواقع تھے جہاں مسلمان جمع ہو کر علم دین سیکھتے، عمل کی طرف راغب ہوتے، لوگوں کے دلوں میں اللہ عز و جل اور اس کے رسول ﷺ کی محبت پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی، صحابہ کرام، اہل بیت اور اولیاء کرام کے نقوش قدم پر چلنے کی کوشش کی جاتی، لوگ ایک مقام پر اکٹھے ہو کر ایک دوسرے کے دکھ درد سے آگاہ ہوتے اور ایک دوسرے کے غم میں برابر شریک ہونے کی کوشش کرتے اور مسلمانوں کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت بڑھتی۔ غیر مسلموں کو یہ بات گوارا نہ ہوئی لہذا مسلمانوں کا شیرازہ بکھیرنے کے درپے ہوئے۔ غیر مسلموں نے سوچا کہ اگر ہم مسلمانوں کو ان کے دینی اجتماعات سے روکیں گے تو یہ لوگ ہرگز نہیں رکس گے، اس لئے ان لوگوں کے ذریعے سے روکا جائے جنہوں نے لبادہ تو اسلام کا اوڑھا ہو لیکن اندرون خانہ ہوں وہ ہمارے ساتھی۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ مسلمانوں کے دینی اجتماعات مثلاً قیل، تیجہ، سائہ، چہلم، عرس، برسی، گیارہویں اور میلاد کو بدعت کہہ کر ان اجتماعات سے مسلمانوں کو روکا گیا، بزرگوں، خائفوں پر جانے کو شرک کہہ کر ان بگہوں پر مسلمانوں کو اکٹھے ہونے سے روک دیا گیا، دینی مدارس کو بنیاد پرستوں کے گڑھ کہہ کر مدرسوں سے روکنے کی کوشش کی گئی اور مساجد میں ہم دھاکے کروا کے مسلمانوں کو مسجدوں میں بھی جانے سے روکنے کی کوشش کی گئی تاکہ مسلمان کسی طریقے سے بھی اکٹھے نہ ہو سکیں۔ نہ یہ اکٹھے ہو سکے نہ ان کی قوت میں اضافہ ہوگا اور نہ ہی کفار کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال سکیں گے اور کسی حد تک کفار اپنی اس مذموم سازش میں کامیاب بھی ہوئے لیکن جب تک قیامت برپا نہیں ہوتی میرے آقا

عالی الصلوٰۃ والسلام کے امتی غالب ہی رہیں گے۔ حضور نبی کریم علیہ السلام اور احباب کے ہاں فرمایا:-

لَنْ تَزَالَ الْأُمَّةُ قَائِمَةً عَلَى أَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرٍ  
یہ امت ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی اور ان کے مخالف قیامت تک انہیں لٹا نہیں سکیں گے۔ بخاری شریف مترجم جلد اول کتاب العلم باب ۵۵ صفحہ ۱۳

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن  
پھونگوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

### الطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ :-

حضرات محترم! ہمارا اللہ پاک، ہمارے نبی پاک، ہمارا قرآن پاک، ہمارا اسلام پاک، ہمارے عقائد پاک، ہمارے اعمال پاک، ہمارا بدن اور لباس پاک لہذا پاک ہو یاں ہوں، پاک خصلتیں ہوں یا پاک اشیاء، اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ہی پیدا فرمائی ہیں۔ قل کے پتے پاک، تیجہ، سائہ، چہلم اور برسی کا کھانا پاک، عرس کا تبرک پاک، گیارہویں کی کبیر پاک، تحرم کا کھچوا پاک اور میلاد کی منگائی بھی پاک پس ان اشیاء کو کھانے والے بھی پاک۔ جو لوگ ان پاک اور حلال اشیاء پر حرمت کا فتویٰ لگاتے ہیں آئیں ذرا ان لوگوں کی طرف کہ وہ خود اپنے لئے کیا پسند کرتے ہیں۔

### الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ (حیرت انگیز کھانے) :-

پہلی ڈش :-

سوال :- کچھوا، کوکرا اور گھونگا حرام ہیں یا حلال از روئے قرآن و حدیث جواب ہو۔  
جواب :- قرآن و حدیث میں جو چیزیں حرام ہیں ان میں یہ تینوں نہیں اور حدیث شریف میں آیا



ہے ذَرُوْا لِيَ مَا تَرَ كُنْتُمْ حَبْ نَكْ شَرَعْتُمْ كُوْبَنْدَشْ نہ کرے تم سوال نہ کیا کرو ان تینوں سے شرع شریف نے بند نہیں کیا لہذا حلال ہیں۔ فتاویٰ ثنائیہ (مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد و ہابی) جلد ہانی باب ہفتم مسائل متفرقہ صفحہ ۷ مطبوعہ اسلامک پبلیشنگ ہاؤس، ہشتیش محل روڈ، لاہور۔  
کچھوا کھانے کی ممانعت:-

کچھوا کھانا حرام ہے دیکھئے ہدایہ شریف جلد ۲ ص ۴۳۹

اُتوں مصری و چون قُماں  
بُھن بُھن کھاندا کچھو کماں  
بُن دا ہراک فَنج دا بُھن  
رُخدا ای بُھن بُھکو شُاء

نجدی ٹولہ واہ بھئی واہ

دوسری ڈش:-

بجو صید است۔ (بجو شکار ہے) عَرَفُ الجادی مطبوعہ المطبع الصدیقی، بھوپال کتاب الاطعمہ صفحہ ۲۳۵ نو اب میر نور الحسن خان بھوپالی غیر مقلد و ہابی  
بجو کھانا جائز ہے۔ فقہ محمدیہ ص ۳۷۹ مطبوعہ مکتبہ ثنائیہ النور اکیڈمی سرگودھا (مولوی محی الدین غیر مقلد و ہابی)  
بجو کھانے کی ممانعت:-

بجو کھانا حرام ہے جیسا کہ احمد و احنق نے ابو یعلیٰ موسیٰ بن عبد اللہ بن یزید سے سرفوعا  
حرام اشیاء کو حلال ثابت کرنے کے لئے مخالفین اہل سنت یہ کلیہ استعمال کرتے ہیں کہ  
جس شے کو قرآن نے حرام نہیں کہا، وہ حلال ہے، حالانکہ بہت سی خبیث اشیاء تو میرے آقا علیہ  
الصلوٰۃ والسلام نے حرام فرمائی ہیں۔ وہابیوں کے اسی قانون کو دیکھ لیں کہ قرآن نے قتل کے چنے،  
تیجہ، سائہ، چہلم، عرس گیارہویں اور میلاد وغیرہ کی اشیاء کو حرام نہیں فرمایا لہذا یہ تمام اشیاء حلال  
ہیں۔

البت کی دیکھئے مرقات شرح مشکوٰۃ (ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ)، مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ  
الساج جلد پنجم ص ۶۷۳  
تیسری ڈش:-

اگر تم اسپ حلال باشد (گھوڑے کا گوشت کھانا حلال ہے) عَرَفُ الجادی ص ۲۳۶

گھوڑا کھانا جائز ہے۔ فقہ محمدیہ مطبوعہ مکتبہ ثنائیہ سرگودھا، لاہور حصہ پنجم ص ۳۷۸

گھوڑے کا کھانا جائز ہے۔ بہشتی زیور (مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی) مطبوعہ تعمیر کتب

خانہ دا ولینڈی حصہ تیسرا ص ۶۰

گھوڑا کھانے کی ممانعت:-

شریعت محمدی میں گھوڑا کھانا حرام ہے اس سلسلہ میں ابو داؤد، نسائی اور مشکوٰۃ شریف کی  
حدیث مبارکہ پیش کی جاتی ہے۔

عَنْ خَالِدِ بْنِ وَلِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ  
وَالْحَمِيرِ أَبُو داؤد شریف مترجم جلد سوم کتاب الاطعمہ ص ۱۲۵، نسائی، مشکوٰۃ شریف مترجم جلد  
دوم باب مَا يُحِلُّ أَكْلَهُ وَمَا يَحْرُمُ ص ۳۹۶

روایت ہے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں، بھڑوں اور  
گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:-

حَرَامٌ عَلَيْكُمْ الْخَمْرُ الْأَهْلِيَّةُ وَخَيْلُهَا وَبِغَالُهَا

ابو داؤد شریف مترجم جلد سوم کتاب الاطعمہ ص ۱۳۹

تم پر گھر یلو گدھا، گھوڑا اور بھڑ حرام ہے۔

چوتھی ڈش:-



گوہ کھانی جائز ہے۔ فقہ محمدیہ ص ۳۷۹، عرف الجادی ص ۲۳۶  
گوہ کھانے کی ممانعت:-

میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گوہ کھانے سے منع فرمایا:-  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ الْغُبِّ -

ابوداؤد شریف مترجم جلد سوم کتاب الاطعمہ ص ۱۴۷، مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم ص ۳۹۶  
بے شک رسول اللہ ﷺ نے گوہ کھانے سے منع فرمایا:-

پانچویں ڈش:-

وحق آنست کہ ہر حیوان بحری حلال ست۔ عرف الجادی ص ۲۳۸  
اور حق یہ ہے کہ ہر حیوان بحری حلال ہے۔

حتیٰ کہ دریائی کتا اور خنزیر بھی مچھلی کی طرح حلال ہے۔ جائزۃ الشعوی جلد دوم ص ۱۰۸  
سوال:- بقول ائمہ حیوان بحری کا کھانا کی دوا میں استعمال جائز ہے یا نہیں؟

جواب:- استعمال اس کا جائز ہے اور وہ پاک ہے اگرچہ وہ غیر مای (مچھلی کے علاوہ) ہو۔ فتاویٰ  
رشیدیہ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۵۹۶ (مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی)  
مچھلی کے سوا ہر حیوان بحری کی ممانعت:-

پانی کے جانوروں میں صرف مچھلی حلال ہے باقی تمام جانور حرام ہیں۔ دیکھئے ہدایہ شریف  
وَلَا يُؤْكَلُ مِنْ حَيَوَانَ الْعَبَاءِ إِلَّا السَّمَكُ - ہدایہ شریف جلد ۴ ص ۴۴۰  
مَنْ شَرِبَ كَيْسًا دَانًا جَلْدًا - حلوے داناں مَن کے جلدًا  
اپنے کھان لے ڈُو تَلْدَا - دیوبے ایس توں رب پناہ

نجدی ٹولہ دام بھٹی واہ

پچھٹی ڈش:-

سوال:- جس جگہ زراغ معروف (مشہور کو) کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے  
ہوں تو ایسی جگہ اس کو کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب؟

جواب:- ثواب ہوگا۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۹۶ (مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی)

کوئے کی حرمت کی دلیل:-

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقٌ يَقْتُلْنَ فِي الْحَرَمِ  
الْفَارَةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْحَذْيَا وَالْعَوَابَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ -

بخاری شریف مترجم جلد دوم کتاب بدء الخلق باب ۲۹۹ ص ۲۳۵

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا پانچ  
جانور فاسق ہیں انہیں حرم میں بھی مار دینا چاہیئے چوہا، بچھو، چیل، کوا اور کانٹے والا کتا۔

نوٹ:- مذکورہ تمام جانور حرام ہیں کہ جنہیں رسول اللہ ﷺ قتل کرنے کا حکم دیں وہ جانور حلال  
نہیں ہوتے۔

جس شخص نے کوئے کی جلت کا فتویٰ دیا اپنی زندگی کے آخری ایام میں وہ اندھا ہو گیا تھا  
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے حدائق بخشش میں اس کے متعلق فرمایا:-

پڑی ہے اندھے کو عادت کہ شور بے ہی سے کھائے  
بئیر ہاتھ نہ آئی تو زراغ لے کے چلے  
خبیث بہر خبیث، خبیث بہر خبیث  
کہ ساتھ جنس کو باز و کلاغ لے کے چلے  
جو دین کوں کو دے بیٹھے ان کو یکساں ہے  
کلاغ لے کے چلے یا کلاغ لے کے چلے



حضرت علامہ مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب نے فرمایا:-  
کوے کو کھا کے بھوک بھی اپنی مٹائیے  
اور پھر ثواب و اجر بھی اللہ سے پائیے  
میلا د کی مٹائی سے غش کھا گیا ہے یہ  
کوے کی بخنی لائیے اس کو پلائیے  
بے چین ہے یہ کوے کے قیے کے واسطے  
چاول یہ گیارہویں کے اسے مت کھائیے  
اسی طرح ایک اور شاعر نے کہا:-

تسی سٹیوں اوغوش بختونی و امیلا دمنانج و حج کے  
میں نعت سناواں سوہنے دی تسی نعرہ لاؤ حج و حج کے  
بہڑے کاں کھاندے نے کھان دیواں حلوے کھائیے رنج و رنج کے  
انہی لوگوں کے متعلق صائم چشتی صاحب نے کہا:-  
شرم حیا لیس روہڑ گوائی بن دانی دا چھوٹا بھائی  
حصے خوب غوراک سوآئی کاں ہیر یوں لبید الاہ  
نجدی نولدہ واہ بھئی واہ  
ساتویں ڈش:-

سوال:- بکری یا بکرے کی کھال و آنکھیں و کان و بیضہ و غدود و حرام مغزوہ غیرہ کتنی چیزیں حلال ہیں  
اور کتنی حرام؟

جواب:- بکری وغیرہ جتنے جانور حلال ہیں ان کے تمام اجزاء حلال ہیں، ان کی کوئی چیز حرام نہیں  
ہاں دم مسلوح (بہتا ہوا خون) البتہ حرام ہے۔ فتاویٰ نذیریہ جلد سوم کتاب الطعمہ و البیہد

ص ۳۲۰ مطبوعہ نیو پبلک پریس لال کنواں دہلی، بھارت (نذیریہ حسین دہلوی غیر مقلد و ہابی)  
غور فرمایا آپ حضرات نے کہ وہابیوں کے نزدیک جانور کی کھال، اس کی  
آنکھیں، غدود، پتہ، انتریاں، مثانہ، پیشاب کی تالی، نر کا عضو تناسل، بھسے اور مادہ کی شرمگاہ  
وغیرہ سب حلال ہیں۔

مقلدین کو مشرک اور تقلید کو شرک کہنے والے جب تقلید سے اپنے آپ کو آزاد سمجھتے  
ہیں، جب خود کو مجتہد سمجھ کر ان وحدیث کے معنی میں اپنی غلط رائے استعمال کر کے اپنی عقل کے  
گھوڑے دوڑاتے ہوئے شریعت کی تمام حدود کو پار کر جاتے ہیں تو اسی قسم کی غلاطت ان کے  
حصہ میں آتی ہے۔

بلبل پچھیا اک دن ال کولوں امان وڈیے کی اے ناں تیرا  
کہوے نال گھرانے دے ہے تعلق کی گدا اے ڈھیدو کاں تیرا  
سروں گھوئیے اچی شلوار تیری کہوے دے سکول دے پڑھی ایں توں  
رکتھوں ہلایا اے ایذا مقام تینوں کیوں اڈہ آسان تے چڑھی ایں توں  
کہیا ال نے سُن ان پڑھ کڑیے توں میرا مقام نہیں پاسکدی  
توں تے پھل توں چم کے ہوئی مشرک کدی جنت دے دے نہیں پاسکدی  
توں ایں مقلد تے غیر مقلد ہاں میں ہدی پیراں فقیراں توں سڑی ہوئی آں  
بہدی رب نوں جا کے ملدی ہاں تاہیں اڈہ آسان چڑھی ہوئی آں  
اچے دیلا ائی چھڈ تقلید پھل دی بوہے بدعت تے شرک دے بند کر لے  
ایویں اپنی عمر برباد نہ کر میرے داگوں اُچار پند کر لے  
بلبل پچھیا کی ایڈریس تیرا مینوں اپنا تھاں مکان دس دے  
تینوں ملن دی پوکے ہے لوڑ مینوں پورا بڈھڑیے پتہ نشان دس دے



کیا رال میں اُلو دی ہاں بیٹھی مشہور ہاں سارے سناں اتے  
میرا کتیاں توں آکے پتہ پچھیں بیٹھی ہوواں گی کسے مُردار اتے  
بلبل آکھیا ہٹ منہ کالیئے نی ہون لُغٹاں صبح تے شام تینوں  
ابراہیم میں پھلاں لوں نہیں چھڈنا مثالا رہوے نصیب حرام تینوں

ولفریب مشروبات:-

پہلا مشروب:-

سوال:- اگر کتا کنویں میں گر پڑے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:- اگر کتا کنویں میں گر پڑے اور پانی کا رنگ یا مزہ یا بو تبدیل نہ ہو تو وہ پانی پاک

ہے۔ فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص ۳۳۸

کتے والے پانی کی حرمت:-

حدیث:- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ

أَحْلَوْكُمْ فَلْيَغْسِلُوهُ مَسْبَغًا بَخَّارِي شَرِيف مترجم جلد اول کتاب الوضو باب ۲۹ ص ۱۷۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کتا تم میں سے

کسی کے برتن سے پانی پی لے تو وہ اسے سات دفعہ دھوئے۔

شرح:- جمہور علماء نے حدیث زیر بحث سے کتے کے بچس ہونے کا استدلال کیا ہے کیونکہ جب

اس کا لعاب دہن بچس ہے جو منہ میں پیدا ہوتا ہے تو اس کا باقی بدن بطریق اونی بچس قرار پائے

گا۔ فیوض الباری شرح صحیح بخاری جلد اول ص ۳۸۲

کتے کا جھوٹا پاک ہے۔ بہار شریعت جلد اول حصہ دوم ص ۲۹

کنویں میں کتا گر جائے تو (کتا نکالنے کے بعد) کنویں کا کل پانی نکالا جائے گا۔ بہار شریعت

جلد اول حصہ دوم ص ۲۷

دوسرا مشروب:-

سوال:- ہندو جو پیاؤ (سبیل) پانی کی لگاتے ہیں سو دی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں کو اس کا پانی

پینا درست ہے یا نہیں؟

جواب:- اس پیاؤ سے پانی پینا نفاق نہیں۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۷۶

سو دی کی حرمت:-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّبُّو سَبْعُونَ جَوْءَ اَيْسَرَهَا اَنْ يَنْكَحِ

الرَّجُلُ امْرَأَةً مَشْكُوهَ شَرِيف مترجم جلد دوم باب الرِّبْو ص ۹۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سو دے کے ستر حصے ہیں

جن سے کترین حصہ یہ ہے کہ انسان اپنی ماں سے زنا کرے۔

تیسرا مشروب:-

دودھ دوہتے وقت دو ایک بیگنی دودھ میں پڑ جائیں یا تھوڑا سا گوبر بطور دوا ایک بیگنی کے گر جائے

تو معاف ہے بشرطیکہ گرتے ہی نکال لیا جائے۔ بہشتی زیور گیارہواں حصہ ص ۹ (اشرفعلی تھانوی)

ہر مسلمان جانتا ہے کہ دودھ میں نجاست گرتے ہی دودھ ناپاک ہو جاتا ہے کیونکہ گوبر

جو خبی دودھ میں گرے گا، گھل جائے گا اسے نکالا نہیں جاسکتا۔

چوتھا مشروب جسے مخالفین اہل سنت بطور دوا استعمال کرتے ہیں:-

سوال:- اونٹ کا پیشاب پینا مریض کے لئے حدیث میں ہے مگر بڑی مکروہ چیز ہے کیسے

جائز ہوا؟ ہندو لوگ عورت کو نفاس کی حالت میں گائے کا پیشاب پلاتے ہیں کیا یہ باعث اعتراض

ہے؟



جواب:- حدیث شریف میں بطور دوائی استعمال کرنا جائز آیا ہے۔ جس کو نفرت ہو وہ نہ پئے لیکن حلت کا اعتقاد رکھے (اسے حلال سمجھے) ایسا ہی گائے بکری کے بول کے متعلق بھی آیا ہے۔ فتاویٰ ثنائیہ جلد ثانی باب ہفتم مسائل متفرقہ صفحہ ۶۶ مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد دہلی مطبوعہ اسلامک پبلیشنگ ہاؤس، شیش محل روڈ، لاہور۔

پیشاب کی حرمت کا ثبوت:-

حدیث:- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِحَاطِطٍ مِّنْ حِطَّانِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذِّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَذِّبَانِ وَمَا يُعَذِّبَانِ فَمَنْ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ بَلَى كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَبْرِئُ مِنْ بَوْلِهِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالسَّيْفِ مَعَهُ۔ بخاری شریف مترجم جلد اول کتاب الوضو باب ۸۵۲ پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا کبیرہ گناہوں سے صفحہ ۱۸۸

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ یا مکہ معظمہ کے ایک باغ کے پاس سے گزرے تو دو انسانوں کی آوازیں سنی جن کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انہیں عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی کبیرہ گناہ کے باعث نہیں، پھر فرمایا کیوں نہیں ان میں سے ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا تھا۔

شرح:- حدیث حدّ اکو امام بخاری نے طہارۃ و جنائز میں بھی ذکر کیا، مسلم، ابن ماجہ، ابوداؤد اور ترمذی نے طہارۃ میں اور نسائی نے طہارۃ، جنائز و تفسیر میں درج کیا۔ مقصود عنوان یہ بتانا ہے کہ پیشاب سے اپنے جسم اور کپڑوں کو محفوظ نہ رکھنا گناہ کبیرہ ہے۔ حدیث طحا میں پیشاب سے نہ بچنے والے پر عذاب کا بیان ہوا جس سے اس گناہ کا اشد و اکبر ہونا ثابت ہوا۔ فیوض الباری شرح صحیح بخاری جلد اول ص ۴۴۳

یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچے اسے قبر میں عذاب دیا جائے گا اور جو شخص پیشاب کو پی لے کر یا وہ عذاب قبر سے بچ جائے گا؟ دہلی جس حدیث مبارکہ سے جانور کا پیشاب پینے کا استدلال کرتے ہیں وہ حدیث مبارکہ بھی تحریر کی جاتی ہے:-

حدیث:- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عکلی یا عرینہ کے کچھ لوگ حاضر بارگاہ ہوئے تو مدینہ منورہ میں بیمار پڑ گئے نبی کریم ﷺ نے انہیں اونٹوں کی چراگاہ کے پاس چلے جانے کا حکم دیا کہ ان کا پیشاب اور دودھ پیئیں۔ وہ چلے گئے جب تندرست ہوئے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کے چرہ اہے کو قتل کر دیا اور جانوروں کو ہانک کر لے گئے۔ صبح کے وقت یہ خیر پختی تو ان کا تعاقب کرنے آ دی بھیجے گئے۔ دن چڑھتا ہوا انہیں لیکر آئے تو آپ کے حکم سے ان کے ہاتھ پیر کاٹے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری گئیں اور دھوپ میں ڈال دیے گئے پانی مانگتے مگر نہ پلایا گیا۔ ابوبکرؓ کا بیان ہے کہ انہوں نے چوری کی، قتل کیا، ایمان لانے کے بعد کافر ہوئے اور اللہ اور اس کے رسول سے لڑے۔ بخاری شریف مترجم جلد اول کتاب الوضو باب ۶۲۳ ص ۱۹۲

شرح:- امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ جانور خواہ حلال ہو یا حرام سب کا پیشاب نجس ہے اور بطور دوا بھی اس کا پینا اور استعمال کرنا جائز نہیں ہے اور جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قبیلہ عرینہ کے آدمیوں کو اونٹ کا پیشاب پینے کی ہدایت دی تھی وہ منسوخ ہے کیونکہ آپ نے فرمایا:- اسْتَنْزِیْهُوَ عَنِ الْبَوْلِ فَإِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ فَيُؤْخِذُ الْبَارِیَ شَرَحَ صحیح بخاری جلد اول ص ۴۶۳ پیشاب سے بچو کہ پیشاب سے نہ بچنا عذاب قبر کا سبب ہے۔

علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ نے تحریر فرمایا:-

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو پیشاب پینے کی ہدایت وحی کی بنا پر دی تھی۔ حضور



علیہ السلام کو بذریعہ وحی یہ بتا دیا گیا تھا کہ یہ مرتد ہو کر مرے گئے اور ان کے مرض کی دوا اونٹوں کا پیشاب ہے۔ پس اگر کسی کو قطعی حتمی طور پر یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں مریض کی شفا اسی میں ہے کہ حرام چیز کھائے یا پیئے تو **إِلَّا مَا اضْطُرُّوهُ إِلَى** کے ماتحت اس کو حرام چیز کا استعمال جائز ہوگا لیکن ظاہر ہے کہ بڑے سے بڑا حکیم اور طبیب یہ قطعی فیصلہ نہیں دے سکتا کہ فلاں دوا سے فلاں مریض ضرور اچھا ہو جائے گا اس لئے بطور دوا بھی حرام چیزوں کا کھانا ناجائز ہی قرار پائے گا کیونکہ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: **إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ شِقَاءَ كُمْ فِي حَرَامٍ** (صحیح ابن حبان) اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حرام چیزوں میں شفا نہیں رکھی۔ یعنی شرح بخاری جلد اول ص ۲۰

حضرات محترم! غور فرمایا آپ نے کہ جس کے دل میں حضور ﷺ کی محبت ہے وہ میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث مبارکہ کی شرح کس طرح بیان کرتا ہے اور جس کے دل میں میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت نہیں جس کے ذہن میں خیانت بھری ہے وہ بخاری شریف کی حدیث مبارکہ کی کیسی شرح کرتا ہے۔ سچ کہا شاعر نے:-

بنا عشق نبی جو پڑھتے ہیں بخاری آتا ہے بخاران کو نہیں آتی بخاری

لطیفہ:-

چنانچہ ایسے ہی ایک صاحب استنجا کرنے کے بعد نماز وتر پڑھا کرتے تھے۔ کسی صاحب نے اس کی وجہ دریافت کی تو کہنے لگے حدیث پر عمل کرتا ہوں۔ حدیث میں آتا ہے:- **مَنْ اسْتَنْجَى فَلْيُؤَنِّزْ** (جو استنجا کرے پس چپا پیئے کہ وتر کرے) اس حدیث پاک کا مطلب تو یہ ہے کہ جو استنجا کرے وہ طاق کو ٹھوڑ رکھے یعنی تین یا پانچ مرتبہ استنجا کرے مگر اس نے یہ سمجھ لیا جو استنجا کرے وہ وتر پڑھے۔

اسی طرح ایک صاحب نماز پڑھتے ہوئے اپنے ساتھ ایک کتاب اندھ لیا کرتے تھے۔ کسی نے پوچھا کہ ایسا کیوں کرتے ہو بولے چونکہ میں عامل بالمحدیث ہوں اس لئے حدیث پر عمل کرتا ہوں۔ حدیث میں آیا ہے:- **لَا صَلَوةَ إِلَّا بِحَضْرَةِ الْقَلْبِ** نماز نہیں ہوتی جب تک قلب حاضر نہ ہو (حدیث مبارکہ کا مطلب یہ ہے کہ حضور قلب یعنی خشوع و خضوع کے بغیر نماز کامل نہیں) پوچھنے والے نے بتایا: ارے صاحب! کہتے کو تو عربی زبان میں "کَلْب" کہتے ہیں اور حدیث میں تو بڑے قاف سے "قَلْب" ہے جس کا معنی دل ہے یعنی نماز (کامل) نہیں ہوتی جب کہ دل حاضر نہ ہو تو بولے: قلب اگر بڑے قاف سے ہے تو میں بھی بڑا ہی کتاب ساتھ باندھتا ہوں۔ واعظ جلد چہارم ص ۸۴

چند دیگر خرافات کو بھی ملاحظہ فرمائیں:-

پہلی خرافت:-

منی ہر چند پاک است۔ عرف الجادی ص ۱۰، اسی کی مثل فتاویٰ نذیریہ میں بھی لکھا ہے۔

منی ہر صورت پاک ہے۔

منی کے نجس ہونے کی دلیل:-

حدیث:- **عَنْ مُسْلِمَانَ ابْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يَصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ**۔ بخاری شریف مترجم جلد اول کتاب الوضو باب ۶۲ ص ۱۹۲

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس منی کے متعلق پوچھا جو کپڑے کو لگ جائے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو دھویا کرتی تھی۔

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ منی نجس ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا



حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے منی کو دھویا کرتی تھیں۔ فیوض الہاری شرح صحیح بخاری جلد اول ص ۳۶۱

منی نجاست غلیظہ ہے۔ بہار شریعت جلد اول حصہ دوم ص ۵۰

دوسری خرافات:-

دعویٰ نجس مین بودن سنگ و خنزیر و پلید بودن ضر و دم مسفوح و حیوان مردار ناقص است۔

عرف الجادی ص ۱۰

کتے، خنزیر، شراب، پینے والا خون اور مردار کے ناپاک ہونے کا دعویٰ درست نہیں۔

مذکورہ خرافات کے رد کی حاجت نہیں ہر مسلمان کو ان چیزوں کا ناپاک ہونا معلوم ہے۔

تیسری خرافات:-

جس جگہ ایسے جانور کا گوبر یا پیشاب ہو جو جائز ہے (یعنی حلال جانور کا گوبر اور پیشاب) اس

جگہ نماز پڑھنی جائز ہے۔ فقہ محمدیہ حصہ اول ص ۱۹

جانوروں کا پیشاب نجس ہے۔

جانور حلال ہو یا حرام دونوں کا گوبر میٹگنیاں اور پیشاب نجاست ہے، فرق صرف اتنا

ہے کہ حلال جانور کا پیشاب نجاست خفیفہ ہے اور اس کا گوبر اور میٹگنیاں نجاست غلیظہ جبکہ حرام

جانور کا پیشاب بھی نجاست غلیظہ ہے۔ میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:-

لَا تُقْبَلُ صَلَوةٌ بَعْدَ طَهْوَرٍ - مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول ص ۷۹

طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں۔

شرائط نماز میں پہلی شرط طہارت ہے۔ یعنی نمازی کے بدن کا حدیث اکبر و اصغر اور

نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا۔ نیز اس کے کپڑے اور اس جگہ کا جس پر نماز پڑھے

نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا۔ بہار شریعت جلد اول حصہ سوم ص ۲۳

چوتھی خرافات:-

رات کو کمرے میں پیالہ رکھ کر اس میں پیشاب کرنا سنت ہے۔ فقہ محمدیہ حصہ اول ص ۱۸

معلوم نہیں یہ لوگ پیالے میں پیشاب کر کے اس کی چھینٹوں سے کیسے بچتے

ہو گئے، استنجا کہاں اور کیسے کرتے ہو گئے اور پیالے میں پیشاب کرنے کا مقصد کیا ہے؟ جو عمل

سنت نہیں اسے سنت کہہ رہے ہیں اور جو سنت ہے اس پر عمل نہیں۔ سرمنڈوائے رکھنا، ننگے سر نماز

پڑھنا، اور اگر کوئی دوران نماز ان کے ننگے سر پر ٹوپی رکھ دے تو اپنے ہی سر پر تھپڑ مار کر ٹوپی کو گرا

دینا (فقیر نے یہ عمل اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے)، حج مار کر امین کہنا، لوگوں کو نیکیوں سے روکنا

(یاد رہے کہ اذان سے پہلے یا بعد میں درود و شریف پڑھنا نیکی ہے، نماز کے بعد ذکر کرنا نیکی ہے

قل، تیج، سات، چہلم، ہری، عرس، گیارہویں اور بیلا دینگی ہے)، حرام اشیاء کے استعمال کا حکم

کرنا کس کی سنت ہے اور یہ لوگ کس کی سنت سمجھ کر ان باتوں پر عمل کرتے ہیں۔

سنت کی تعریف:- ایسا عمل جو اللہ کے رسول ﷺ نے کیا، وہ عمل آپ کی ذات مبارکہ کے لئے

ہی مخصوص نہ تھا (مثلاً نبی کو گود میں لے کر نماز پڑھنا، اونٹنی پر بیت اللہ کا طواف کرنا، نجاشی کی نماز

جنازہ پڑھنا، گیارہ شادیاں کرنا وغیرہ)، اپنی امت کو وہ عمل کرنے کا حکم دیا اور پھر کبھی آپ نے

اس عمل سے منع بھی نہ فرمایا یعنی وہ عمل منسوخ بھی نہ ہوا (مثلاً شروع اسلام میں دوران نماز بھی

گفتگو جائز تھی بعد میں منع فرمادیا گیا اسی طرح رفع یدین کرنا اور فاتحہ خلف الامام شروع میں جائز

تھا بعد میں منع فرمادیا گیا) پس ایسے عمل کو سنت کہا جائے گا۔

مذکورہ تمام کھانے، مشروبات اور خرافات کو ذہن نشین رکھیں اور ایک نظر و بالی دیوبندی

ہوئل اینڈ ریٹورنٹ پر بھی ڈالیں۔



وہابی، دیوبندی ہوٹل اینڈ ریسٹورینٹ:-

مندرجہ ذیل عجیب و غریب کھانے اور مشروبات ہر وقت مل سکتے ہیں:-

گھوڑے کے سری پائے (آنکھوں سمیت)، کوئے کا قیہ، گوہ کے کباب، بچو کے برگڑ، بکرے کی آنت کے سلاکس، تمام آبی جانور مثلاً مینڈک، فراکی، کچھوے کے انڈوں کا آلیٹ (جو جانور حلال ہو اس کے انڈے بھی حلال ہوتے ہیں اور وہابیوں کے نزدیک کچھوا حلال ہے لہذا ان کے نزدیک اس کے انڈے بھی حلال ہوئے)، سانپوں کا سوپ، کچھوے کی بکلی، دریائی گھوڑا، دریائی کتا اور دریائی خنزیر کا گوشت، کتا گرے کنوئیں کا پانی، ہندوؤں کے سودی روپے سے لگائی گئی سبیل کا پانی، گھوڑی کے دودھ کی چائے (وہابیوں دیوبندیوں کے نزدیک گھوڑا کھانا جائز ہے اور جو جانور جائز ہو اس کا دودھ بھی جائز ہوتا ہے)، نیز گوبر اور میٹگنیوں والا دودھ ہر وقت میسر ہے۔

مذکورہ وغیرہ کھانے اور سحر انگیز مشروبات استعمال کرنے کے بعد اگر کوئی وہابی دیوبندی بیمار ہو جائے تو گھبراہٹیں نہیں ہوٹل اینڈ ریسٹورینٹ سے بالحقہ ایک ڈپنری ہے جہاں بکری، گائے اور اونٹ کا پیشاب ہر وقت موجود ہے جسے پا کر آپ کا علاج کیا جائے گا۔ خون، شراب اور منی سے لتھڑا ہوا آرام دہ بستر گوبر اور میٹگنیوں والے کمرے میں بچھا دیا گیا ہے اور سب سے بڑی سہولت یہ کہ رفع حاجت کے لئے بیت الخلاء نہیں جانا پڑے گا کمرے میں پیالہ رکھ دیا گیا ہے اسی میں پیشاب، پاخانہ کریں۔ ایسے کھانے ایسے مشروبات اور ایسی سہولت کسی اور جگہ ناممکن۔

برادران اسلام! گزشتہ بیان کا حائل یہ کہ ایصالِ ثواب کی تمام محافل اسبابِ مغفرت ہیں۔ عام مسلمانوں کو ایصالِ ثواب کرنا ان کی مغفرت کا سبب ہے اور خواص کو ایصالِ ثواب کرنا

ان کے درجات کی بلندی کا سبب ہے۔ ہندہ گنہگار ہو یا نیکوکار ہر دو صورتوں میں فائدہ ہی فائدہ ہے اور نقصان کسی صورت نہیں۔ جو لوگ ایصالِ ثواب کی ان محافل سے لوگوں کو روکتے ہیں ان کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ اپنے وفات شدگان کو ایصالِ ثواب کرنے والے مکروں کا کیا بگاڑتے ہیں۔

تیری دوزخ سے تو کچھ چھینا نہیں

خلد میں پہنچا رخصتا پھر تجھ کو کیا

یہاں یہی بات سمجھ میں آتی ہے کہ جس طرح ایصالِ ثواب کے منکر زندہ مسلمانوں کے دشمن ہیں کہ اپنی خارجیت کا ثبوت دیتے ہوئے کفار کے خلاف نازل ہونے والی آیات کو مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں، انہیں مشرک کہتے ہیں اور بتوں کے خلاف نازل ہونے والی آیات کو انبیاء اور اولیاء پر چسپاں کرتے ہیں اسی طرح یہ لوگ وفات شدہ مسلمانوں کے بھی دشمن ہیں اور چاہتے ہیں کہ کسی طرح مسلمان کی بخشش کا سامان نہ ہو جائے۔

ایسے لوگوں کو ایک مفید مشورہ ہے کہ اعتدال کی راہ اختیار کریں، اگر واقعی ان لوگوں کو ایصالِ ثواب کی محافل اچھی نہیں لگتیں تو نہ کریں، مرنے سے پہلے اپنے گھر والوں کو وصیت کر جائیں کہ میرے مرنے کے بعد میرے قلم، تیجہ، ساتہ، چہلم، برسی نہ کرنا لیکن خدا را اپنی عاقبت مزید خراب نہ کریں دوسرے مسلمانوں کو تو منع نہ کریں اور اس موضوع پر محاذ آرائی تو نہ کریں، شر انگیز تقاریر کے لوگوں کے جذبات کو تو بھروح نہ کریں، فساد برپا کرنے والی کتابیں لکھ کر لوگوں میں افتراق و انتشار کی فضا تو پیدا نہ کریں اگر ان کے پاس کوئی قرآن و حدیث سے دلیل ہے تو دو ٹوک بات کریں، آیت مبارکہ یا حدیث مبارکہ سنا کر لوگوں کو بتائیں کہ فلاں آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایصالِ ثواب کی محفل سے منع فرمایا ہے یا فلاں حدیث مبارکہ ہے جس میں اللہ کے رسول ﷺ نے ان محافل سے منع فرمایا ہے تاکہ ہم مسلمان ان محافل سے باز رہیں



اعتراض :- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظاہری زمانہ مبارک میں تو ایصالِ ثواب کی یہ محفلیں نہیں تھیں پھر ان محافل کے خلاف آیت کیسے نازل ہوتی یا حضور ﷺ ان محافل کے خلاف کیا ارشاد فرماتے؟

جواب :- اللہ تعالیٰ نے چونکہ اپنے محبوب دانائے غیوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کائنات کی ہر شے کا علم عطا فرمایا ہے لہذا حضور ﷺ نے قیامت تک آنے والے تمام فرقوں کے متعلق اپنے امتیوں کو خبردار فرمایا یا تھا۔ اس سلسلہ میں احادیث مبارکہ پیش کی جاتی ہیں۔

سیدنا عرفار روق رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں :-

قَامَ قَبِيلُ النَّبِيِّ ﷺ مَقَامًا فَأَخْبَرْنَا عَنْ بَدْيِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذَلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَ مَنْ نَسِيَهُ۔

بخاری شریف مترجم جلد دوم کتاب بَدْءِ الْخَلْقِ باب ۲۸۵ ص ۲۰۸

نبی کریم ﷺ ایک روز ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تو آپ نے مخلوق کی پیدائش کا ابتداء سے ذکر فرماتا شروع کیا یہاں تک کہ جنتی اپنے مقام پر پہنچ گئے اور جہنمی اپنے مقام پر، پس جس نے اسے یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔

حضور ﷺ نے چکڑ الویوں کی خبر دی :-

وہ فرقہ جو اپنے آپ کو اہل قرآن کہتا ہے، ان کا کہنا ہے کہ حدیث کچھ نہیں، جو کچھ قرآن میں ہے بس وہی قابل عمل ہے، موجودہ احادیث لوگوں کی من گھڑت باتیں ہیں، اس فرقہ کا بانی عبد اللہ چکڑ الوی تھا۔ میرے آقا ﷺ نے اپنے ظاہری زمانہ مبارک میں ہی اپنے امتیوں کو ان لوگوں کی خبر دی تھی۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ہے :-

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَبِتِ الْقُرْآنَ

وَقِيلَ لَهُ مَعَهُ إِلَّا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبَعَانٌ عَلَى أَرْبَعِينَ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَاحْلُوهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ وَإِنْ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ كَمَا حَرَّمَ اللَّهُ۔ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول باب الإِخْتِصَامِ ص ۵۲

روایت ہے حضرت مقدام بن معدیکرب سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آگاہ ہو کہ مجھے قرآن بھی دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اس کا مثل (حدیث) بھی، خبردار قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا اپنی مسمری پر (تکلیف لگائے) کہے کہ صرف قرآن کو تمام لوگوں میں جو حلال پاؤں اسے حلال جانوں اور جو حرام پاؤں اسے حرام سمجھو حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا حرام فرمایا ہو ویسا ہی حرام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حرام فرمایا ہو۔

خوارج و روافض کا ذکر :-

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَكُمْ مِثْلُ مَنْ عَسَى أَنْ يَفْتَنَهُ الْيَهُودُ حَتَّى يَهْتَوُوا أُمَّةً وَآحِبَّةَ النَّصَارَى حَتَّى أَنْزِلُوهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِي كُنْتُمْ لَهُ ثُمَّ قَالَ يَهْلِكُ فِي رَجُلَانِ مُجِبِّ مَقْرِطٍ يَقْرَظُنِي بِمَا لَيْسَ فَرَّ وَمُبْعِضٍ يَحْمِلُهُ شَتَانِي عَلَى أَنْ يَهْتَبِي رَوَاهُ أَحْمَدُ۔ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم باب مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ص ۳۳۸

روایت ہے حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تجھ میں حضرت عیسیٰ کی مثال ہے جن سے یہود نے بغض رکھا حتیٰ کہ ان کی ماں کو تہمت لگائی اور ان سے عیسائیوں نے محبت کی حتیٰ کہ انہیں اس درجہ میں پہنچا دیا جو ان کا نہ تھا پھر فرمایا میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہو گئے محبت میں افراط کرنے والے مجھے ان صفات سے بڑھائیں گے جو مجھ میں نہیں ہیں اور بغض رکھنے والے جن کا بغض انہیں اس بات پر ابھارے گا کہ مجھے بہتان لگائیں گے۔ مسند امام احمد



باب مدینۃ العلم امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اسی بات کو اپنے خطبہ میں فرمایا: سَهِّلْكَ فِي صِفَانٍ مُّحِبٍّ مُّقْرَظٍ يَدَّ هَبَّ بِهِ الْحُبُّ إِلَى غَيْرِ الْحَقِّ وَمُبْغِضٌ مُّقْرَظٌ يَدَّ هَبَّ بِهِ الْبُغْضُ إِلَى غَيْرِ الْحَقِّ وَخَيْرُ النَّاسِ فِي خَالَا النَّمِطِ الْأَوْسَطِ وَالزُّمُورَةِ وَالزُّمُورَةِ السَّوَادِ الْأَعْظَمُ فَإِنَّ يَدَ اللَّهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَأَيَّاكُمْ وَالْفِرْقَةَ فَإِنَّ الشَّاذِينَ مِنَ النَّاسِ لِلشَّيْطَانِ كَمَا أَنَّ الشَّاذِينَ مِنَ الْعَمَلِ لِلدَّيْبِ إِلَّا مَنْ دَعَا إِلَى هَذَا الشَّعَارِ فَاغْتُلُوهُ وَلَوْ كَانَ تَحْتَ عِمَامَتِي هَذِهِ۔

عنقریب میرے متعلق دو گروہ ہلاک ہوں گے۔ ایک محبت میں حد سے تجاوز کرنے والا کہ اسے غلوئے محبت حق کے خلاف لے جائے گا۔ دوسرا گروہ میرے بارے میں بغض و عناد میں حد سے بڑھنے والا کہ اس کا بغض اسے حق کے خلاف لے جائے گا۔ اور میرے بارے میں سب سے بہتر وہ لوگ ہوں گے جو اعتدال پر ہوں گے تو تم بھی درمیانی راہ کو لازم پکڑو اور سواو اعظم کے ساتھ رہو بے شک جماعت پر اللہ کا دست قدرت ہے۔ خبردار جماعت سے جدا نہ ہونا پس جو جماعت سے الگ ہو جاتا ہے وہ شیطان کا شکار بن جاتا ہے جیسے گلے سے جدا ہونے والی بکری بھیڑیے کا لقمہ بنتی ہے۔ خبردار ہو جاؤ جو ان باتوں کی طرف بلائے اسے قتل کر دو خواہ وہ میرے اس عمامہ کے نیچے ہو۔ (شیخ ابلاغہ قسم اول ص ۲۶۰) (اہل تشیع کی مشہور کتاب)

یہ حقیقت عالم آشکار ہے کہ روافض (شیعہ) حب علی رضی اللہ عنہ میں حد سے تجاوز ہیں اور خوارج (دیوبندی و ہابی) عداوت علی رضی اللہ عنہ میں حد سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اَئِمَّةُ الْأَوْسَطِ (درمیانی راہ) پر صرف اہل سنت و جماعت ہیں جو سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں افراط و تفریط سے پاک ہیں۔

سواو اعظم یعنی مسلمانوں کی بڑی جماعت بھی قرونِ اولیٰ سے تا امروز اہل سنت ہی ہیں جن سے وابستہ رہنے کی تلقین مولائے کائنات نے اپنے خطبہ شریف میں فرمائی ہے۔ اسلام اور

یعنی مذہب ص ۳۱۲

مزید تفصیل درکار ہو تو علامہ بدر القادری صاحب کی کتاب "اسلام اور فتنی مذہب" کا مطالعہ کیجئے۔

روافض کا عقیدہ :-

روافضیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے افضل ہیں، ان کا شعر ہے :-

علی کو مصطفیٰ سے میں تو افضل کہہ نہیں سکتا مگر اپنے سے بہتر دیکھ کر داما کرتے ہیں روافضیوں کی اقسام میں ایک نصیریہ فرقہ ہے، ان کا شعر ہے :-

دکھا دو یا علی جلوہ نصیری کے خدا تم ہو یہ آنکھیں طالب دیدار ہیں حاجت روا تم ہو کچھ تو دیکھا ہے علی میں جو خدا کہتے ہیں لوگ بے وجہ نصیری کو برا کہتے ہیں

مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد ہفتم ص ۴۲۴

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، بھارت، شیعہ تھیا لوجی ڈیپارٹمنٹ کی انچارج پروفیسر رشیدہ رضیہ جعفری نے خود شیعی فرقوں کے عقائد بیان کرتے ہوئے لکھا :-

غالی :- وہ فرقہ ہے جو حضرت امیر المؤمنین کو خدا مانتا ہے۔

مفوضہ :- اس فرقہ کا یہ مذہب ہے کہ خدا نے صرف جناب محمد مصطفیٰ اور حضرت علی کو پیدا کیا، پھر وہ بیکار ہو گیا اور اس نے تمام دنیا کا انتظام انہی دو بزرگوں کے سپرد کر دیا ہے۔ وہی جسے چاہتے ہیں مارتے ہیں۔ انہوں نے ہی سارے عالم کو پیدا کیا۔ یہی دونوں رزق دیتے ہیں۔

علویہ :- ان کا عقیدہ ہے کہ وحی پہنچانے میں جبرائیل سے غلطی ہوئی علی کی بجائے محمد مصطفیٰ کو پہنچا دی۔ فرق اسلامی مطبوعہ امامیہ مشن کنھو ۱۹۵۳ء ص ۳۱-۳۲، اسلام اور فتنی مذہب ص ۳۶



## خارجیوں کا عقیدہ:-

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جو فرقہ مسلمانوں سے الگ ہوا وہ خارجی تھا یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر قرآن پاک کی آیت سنا کر شرک کا فتویٰ لگایا تھا، جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو منصف مقرر فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فوج سے دس ہزار افراد کل کر الگ ہو گئے اور خارجی کہلائے۔ ان کا کہنا تھا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے **إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ** (سورہ یوسف آیت ۴۰) حکم تو اللہ کا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے غیر اللہ کے حکم کو مانا پس آپ دونوں شرک ہو گئے ہیں (لَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ ذَٰلِكْ)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حجت قائم کرنے کے لئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو بھیجا جنہوں نے جا کر خارجیوں سے گفتگو کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے **وَإِنْ يَخْتَضِعْ لِحُكْمِهِ فَتَرْكُوا أَهْلَهُمْ وَحُكْمًا مِّنْ أَهْلِهِمْ** **إِنْ تَرِيدُوا إِصْلَاحًا** **يُؤْتِيكُمُ اللَّهُ مِنْهُمَا مَّا تَبْتَغُونَ** (سورہ النساء آیت ۵۹) اور اگر تم کو شوہر اور بیوی کے جھگڑے کا خوف ہو تو ایک شیخ مرد والوں کی طرف سے اور ایک شیخ عورت والوں کی طرف سے یہ دونوں اگر صلح کروانا چاہیں گے تو اللہ ان میں میل کر دے گا۔ جب لڑنے والے میاں بیوی اپنے اختلاف کو مٹانے کے لئے شیخ و حکم مقرر کر سکتے ہیں تو حضرت علی اور حضرت معاویہ نے حکم مقرر کر لئے تو شرک کیوں ہوا؟ یہ بات سن کر پانچ ہزار نے توبہ کر لی لیکن پانچ ہزار کے سر پر موت سوار تھی وہ اپنی بات پر اڑے رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے قتل کا حکم دیا اور وہ سب قتل کر دیئے گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے جب تمام خارجیوں کو قتل کر دیا تو خوشی سے نعرہ بلند کیا کہ تمام خارجی ہلاک

ہو گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم ہرگز نہیں ان میں سے بعض اپنی ماؤں کے پیٹ میں ہیں اور بعض اپنے باپوں کی پشت میں ہیں میں نے اپنے نبی کریم ﷺ سے ایسا ہی سنا ہے آپ نے فرمایا تھا کہ یہ لوگ گردہ در گردہ لٹھیں گے حتیٰ کہ ان کا آخری گردہ دجال مسیح کے ساتھ اٹکے گا۔

میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان حق ہے۔ یہ لوگ آج بھی موجود ہیں لیکن ان کے فرقے کا نام کچھ اور ہے۔ پس آپ حضرات جب بھی کسی کو دیکھیں کہ وہ قرآن پاک کی آیت پڑھ کر مسلمان کو شرک ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے سمجھ لیجئے کہ یہ شخص خارجی ہے خواہ وہ اپنے آپ کو اہل حدیث کہے یا اہل سنت۔  
موجودہ دور کے خارجیوں کا عقیدہ بھی ملاحظہ فرمائیں:-

جس کا نام محمد یا علی ہے اس کو کسی بات کا اختیار نہیں۔ تقویۃ الایمان ص ۵۱

غور فرمائیں اس عبارت پر نہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نام کے ساتھ "صلی اللہ علیہ وسلم" اور نہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نام کے ساتھ "رضی اللہ عنہ" رضی بات اختیارات کی تو قرآن پاک کی آیات اور احادیث مبارکہ سے بے شمار دلائل دیئے جاسکتے ہیں۔ اگر دلائل پڑھنے کا ارادہ ہو تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ کی کتاب "مالک و مختار نبی" اور "الامان والاعمال" کا مطالعہ کیجئے۔ اگر عقلی طور پر جاننا چاہیں تو اتنا ہی کافی ہے کہ یہ لوگ اپنے مولویوں کے لئے جگہ خود اپنے لئے بے شمار اختیارات ثابت کرتے ہیں مثلاً کھانے پینے کا اختیار، چلنے پھرنے کا اختیار، اٹھنے بیٹھنے کا اختیار، بیوی بچوں کو نان و نفقہ دینے کا اختیار، بیوی بچوں کو مارنے کا اختیار، بیوی کو طلاق دینے کا اختیار، رائے و نڈ جانے کا اختیار، سہ روزہ اور چالیس روزہ لگانے کا اختیار، سرمندانے کا اختیار وغیرہ حتیٰ کہ تقویۃ الایمان کے شروع میں مولوی اسماعیل دہلوی کے تصارف میں لکھا ہے کہ "آپ نے کم کھا۔ نے اور سونے کی بھی مشق کی تھی نیند پر اتنا قابو پالیا تھا کہ جب



چاہیں سو چاہیں اور جب چاہیں جاگ اٹھیں“ (تقویۃ الایمان ص ۵) اور حضور ﷺ اور امیر المؤمنین کے اختیارات کی بات آئے تو کہہ دیتے ہیں انہیں کسی بات کا اختیار نہیں (معاذ اللہ)

وہابیوں کا ذکر:-

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمِينِنَا قَالُوا وَهِيَ نَجِدُنَا قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهِيَ نَجِدُنَا فَاطِنَةً قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يُطْلَعُ قَوْمُ الشَّيْطَانِ۔ بخاری شریف مترجم جلد سوم کتاب النعمان ص ۷۷

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی، اے اللہ ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت عطا فرما، اے اللہ ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت عطا فرما، لوگ عرض گزار ہوئے ہمارے نجد میں بھی، آپ نے دعا کی، اے اللہ ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت عطا فرما، اے اللہ ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت عطا فرما، لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ہمارے نجد میں بھی، میرے خیال میں تیسری مرتبہ فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہونگے اور شیطان کا سینک (دہایت) وہیں سے نکلے گا۔

مذکورہ حدیث مبارکہ پڑھنے کے بعد شاید کوئی کہہ دے، کیا ثبوت ہے کہ اس حدیث مبارکہ میں جن لوگوں کا ذکر ہے وہ وہابی ہیں؟ تو آئیے اس کے ثبوت میں ایک اور حدیث مبارکہ پیش کی جاتی ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَيَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يَجَاوِزُونَ فِيهِمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَمْرُقُونَ فِيهِ حَتَّى يَمُوتَ السَّهْمُ إِلَى فَوْقِهِ قِيلَ مَا سَيَمَاهُمْ قَالَ سَيَمَاهُمْ

التَّحْلِيلُ أَوْ قَالَ التَّسْيِيدُ۔ بخاری شریف مترجم جلد سوم کتاب التوحید باب ۱۲۸۸ ص ۹۷۶ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مشرق کی جانب سے کچھ لوگ نکلیں گے وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے اور پھر وہ دین میں واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر اپنی جگہ پر واپس لوٹ نہ آئے، پوچھا گیا ان کی نشانی کیا ہے فرمایا ان کی نشانی سرمند انا ہے یا فرمایا کہ سرمند اے رکھنا۔

مکتوۃ شریف میں ہے:- قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا سَيَمَاهُمْ قَالَ التَّحْلِيلُ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔ مکتوۃ شریف مترجم جلد دوم باب مرتدین اور فساد یوں کے قتل کا بیان ص ۱۵۵ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ان کی نشانی کیا ہے فرمایا سرمند انا۔ ابو داود

سرمند انا کس فرقے کی نشانی ہے:-

سید احمد بن زینی وطان کی شافعی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:-

وَفِي قَوْلِهِ ﷺ سَيَمَاهُمْ التَّحْلِيلُ تَنْصِيصٌ عَلَى هَوْلَاءِ الْقَوْمِ الْخَارِجِينَ مِنَ الْمَشْرِقِ التَّابِعِينَ لِمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ فِيمَا أَبْدَعَهُ لَانْهَمُ كَانُوا يَأْمُرُونَ مِنْ اتَّبَعَهُمْ أَنْ يَحْلِقُوا رَأْسَهُ لَا يَتْرَكُونَهُ يَفْرُقُ مَجْلِسُهُمْ إِذَا تَبِعَهُمْ حَتَّى يَحْلِقُوا رَأْسَهُ وَلَمْ يَقْعْ مِثْلَ ذَلِكَ قَطُّ مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْفِرَقِ الضَّلَالَةِ الَّتِي مَضَتْ قَبْلَهُمْ أَنْ يَلْتَمِزُوا مِثْلَ ذَلِكَ فَالْحَدِيثُ صَرِيحٌ فِيهِمْ وَكَانَ السَّيِّدُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَهْدَلُ مَفْتًى زَيْدٌ يَقُولُ لَا يَحْتَاجُ التَّالِيفُ فِي الرَّدِّ عَلَى بَنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ بَلْ يَكْفَى فِي الرَّدِّ عَلَيْهِ قَوْلُهُ ﷺ سَيَمَاهُمْ التَّحْلِيلُ فَانَّهُ لَمْ يَفْعَلْهُ أَحَدٌ مِنَ الْمُبْتَدِعَةِ وَكَانَ

نجدیہ منورہ سے شرق کی جانب ہے۔



محمد بن عبد الوہاب یا مریضاً بحلق روس النساء اللاتی یتبعنہ فاقامت علیہ  
الصحة مرة امرأة دخلت فی دینہ وجددت اسلامها علی زعمہ فامر بحلق  
راسها فقالت له لم تامر بحلق راس للرجال فلو امرتهم بحلق اللحی اصاغ  
لك ان تامر بحلق روس النساء لان شعر الراس للنساء بمنزلة اللحية للرجال  
فهت الذی كفرو لم یجدلها جوابا۔ خلاصة الکلام فی بیان امراء البلد الحرام ص ۳۳۳  
حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ان (دہابیوں) کی علامت یہ ہوگی کہ وہ سر منڈائیں گے،  
یہ نص صریح ہے ان لوگوں پر جو عرب کی مشرق جانب سے ظاہر ہوئے اور جنہوں نے محمد بن عبد  
الوہاب کی پیروی کی، کیونکہ محمد بن عبد الوہاب اپنے پیروکاروں کو سر منڈانے کا حکم دیتا تھا اور  
زائرین مدینہ کی اس وقت تک اس سے جان نہیں چھوٹی تھی جب تک وہ سر نہیں منڈا لیتے تھے۔  
اس سے پہلے جتنے بھی فرقے گزرے ہیں ان میں سے کوئی بھی فرقہ سر منڈانے کا  
الزام نہیں کرتا تھا۔ پس اس حدیث صحیح میں جن بد عقیدہ اور دین سے نکلنے والے لوگوں کی خبر دی  
گئی ہے اس کے مصداق صرف شیخ نجدی کے پیروکار ہیں۔ اسی وجہ سے سید عبد الرحمن الاحمد  
مفتی زہید کہتے ہیں کہ محمد بن عبد الوہاب کی گمراہی اور دین سے خروج پر کوئی علیحدہ اور مستقل  
دلیل لکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ اس کے فرقے کے بطلان کے لئے یہ امر کافی ہے کہ انہوں نے  
سر منڈانا پنا شعار بنالیا ہے بلکہ ان کے روکے لئے یہ کافی ہے کہ محمد بن عبد الوہاب تو ان عورتوں  
کے بھی بال منڈوا دینا چاہتا تھا جو اس سے بیعت کے لئے آتی تھیں۔

ایک مرتبہ ایک عورت اس کی نئے دین میں داخل ہوئی اور پچھلے اسلام سے تائب ہوئی  
محمد بن عبد الوہاب نے اس کے سر کے بال مونڈنے کا حکم دیا۔ اس عورت نے کہا تم مردوں کے  
صرف سر کے بال منڈوانے پر کیوں اکتفا کرتے ہو، اگر تم ان کی داڑھیاں بھی منڈوا دو تو تم کو یہ  
حق پہنچتا ہے کہ تم ہمارے سر کے بال کٹوا دو، کیونکہ عورتوں کے سر کے بال بمنزلہ مردوں کی

داڑھیوں کے ہیں۔ اس عورت کی یہ بات سن کر شیخ نجدی مبہوت رہ گیا اور کوئی جواب نہ دے  
کا۔ تاریخ نجد و حجاز ص ۱۳۸-۱۳۹

مزید تفصیل درکار ہو تو علامہ سید احمد بن زینی دحلان مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب  
"الدّرر السّعیة" یا مفتی عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "تاریخ نجد و حجاز" کا مطالعہ مفید  
ہوگا۔

### دیوبندیوں کا ذکر:-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ  
دَجَالُونَ كَذَّابُونَ يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ يَمَّا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَلَيَا حُكْمٌ  
وَأَيُّاهُمْ لَا يَضِلُّوكُمْ وَلَا يَفْتِنُوكُمْ۔ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول باب الاعتصام ص ۵۰  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، فرمایا رسول اللہ ﷺ  
نے کہ آخری زمانہ میں جھوٹے دجال ہونگے جو تمہارے پاس وہ باتیں لائیں گے جو تم نے سنی نہ  
تمہارے باب دادوں نے ان کو اپنے سے اور اپنے آپ کو ان سے دور رکھنا کہ وہ تمہیں گمراہ نہ  
کرویں اور تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

توجہ فرمائیں دیوبندیوں کی ان باتوں پر جو نہ ہم نے کبھی سنی نہ ہمارے باب دادا نے:-

۱۔ اللہ کے سوا کسی کو نہ مان۔ تقویۃ الایمان ص ۲۵ (مولوی اسماعیل دہلوی بانی فرقہ دیوبند)

۲۔ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ تقویۃ الایمان ص ۷۹

۳۔ اولیاء و انبیاء امام و امام زادہ پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان

ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی۔ تقویۃ الایمان ص ۸۳

۴۔ حضور ﷺ پر جھوٹ باندھا کہ (فرمایا) میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملے والا ہوں۔ تقویۃ



۵۔ پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص (خصوصیت) ہے، ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر مہی (بچہ) و مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات اور بہائم (چوپایوں) کے لئے بھی حاصل ہے۔ حفظ الایمان ص ۱۳ (مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی)

۶۔ اگر کسی نے بوجہ آدم ہونے کے آپ (ﷺ) کو بھائی کہا تو کیا خلاف نص کہہ دیا؟

براہین قاطعہ ص ۷ (خلیل احمد انڈیشوی دیوبندی)

۷۔ نبی کریم ﷺ کو اردو زبان اس وقت آئی تھی جب علماء مدرسہ دیوبند سے آپ کا معاملہ ہوا۔ ایضاً ص ۳۰

۸۔ نبی کریم ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔ ایضاً ص ۵۵

۹۔ شیطان اور ملک الموت کا علم نبی کریم ﷺ سے زیادہ ہے۔ ایضاً ص ۵۵

۱۰۔ انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔

تحدیر الناس ص ۷ (مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی بانی مدرسہ دیوبند)

۱۱۔ بلکہ بالفرض اگر بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ ایضاً ص ۳۳

۱۲۔ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ جل و علی ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۹۷ (مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی) یعنی جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہے۔

۱۳۔ لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں ہے۔ ایضاً ص ۱۰۴

معزز قارئین! صرف انہی چند باتوں پر اکتفا کیا گیا ہے ان لوگوں کے مزید اعمال و عقائد اور ان کا رد جانتا چاہیں تو فقیر کی کتاب "مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ" کا مطالعہ کیجئے۔

مذکورہ تمام باتیں نہ کہیں ہم نے سنی تھیں نہ ہمارے باپ دادا نے۔ لہذا ضروری ہے ہم اپنے آپ کو ان لوگوں سے دور رکھیں اور ان لوگوں کو اپنے آپ سے دور رکھیں کہیں یہ لوگ ہمیں گمراہ نہ کر دیں۔

علاوہ ازیں سرمنڈا نا دیوبندیوں کا بھی شعار ہے۔ رائے ونڈ کے اجتماع کو دیکھ لیں اس اجتماع میں آپ کو پچاس فیصد سے زائد ایسے دیوبندی نظر آئیں گے جنہوں نے اپنے سرمنڈائے ہوئے۔ حضرت علامہ مولانا محمد اکرم رضوی شہید رحمۃ اللہ علیہ ان لوگوں کے متعلق فرمایا کرتے تھے:-

"سر روڈا، گردن موٹی تے سُٹھن چھوٹی، راک ہتھ وچ چٹنگ دوسرے وچ پھلوتا، سوڈے تے ہسترا، ٹھٹھاں تے استرا، ارنج لگدا اے جیویں بیوی نال آدھ وٹ کے نکلے ہوندے نے"۔

مخترم اسلامی بھائیو! ابن سعود نے جب نجد و حجاز پر غاصبانہ قبضہ کیا اور اس خطے کا نام سلطنت عثمانیہ سے بدل کر سعودی عرب رکھا گیا تو یہ کوشش شروع کر دی گئی کہ عرب سے باہر بھی وہابیت کو فروغ ملنا چاہیے۔ چنانچہ برٹش گورنمنٹ کی سرپرستی میں متحدہ ہندوستان میں بھی وہابیت کو پھیلانے کی کوشش شروع ہو گئی۔ عرب میں چونکہ تلوار کے زور پر وہابیت پھیلائی گئی تھی۔ جو شخص اس نئے دین کا انکار کرتا ابن عبد الوہاب اسے قتل کروا دیتا۔ جبکہ متحدہ ہندوستان میں کچھ مذہبی آزادی تھی لہذا مسلمان جب کسی کو دیکھتے کہ ناگلیں کھول کر، سینہ تان کر، گلے کے قریب ہاتھ باندھ کر نماز پڑھ رہا ہے، نماز کے دوران بار بار اپنے ہاتھوں کو اٹھا رہا ہے اور حج بارگراہین کہہ رہا ہے، دور سے دیکھ کر ہی پہچان جاتے کہ یہ وہابی ہے اور اس کے قریب نہ جاتے۔ اس بات سے حکومت برطانیہ کو اپنے مقصد میں کامیابی ہوتی دکھائی نہ دی تو ایک شخص کو کھڑا کیا گیا جو



شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے گھرانے کا ایک فرد تھا۔ اسے ایک خاص سازش کے تحت عرب بھیجا گیا جہاں اس شخص نے ابن عبد الوہاب کی کتاب ”کتاب التوحید“ کا مطالعہ کیا اور ہندوستان آ کر کتاب التوحید کا خلاصہ ”تقویۃ الایمان“ نامی کتاب لکھی۔ حکومت برطانیہ کی سازش بھی یہی تھی کہ لوگ غیر مقلد و ہابیوں کے نزدیک نہیں آتے لہذا کوئی ایسا شخص ہو جس کے عقائد تو وہابیوں والے ہوں لیکن اعمال اہل سنت کی طرح ہوں یعنی گلابی وہابی تاکہ لوگ اسے اہل سنت سمجھ کر اس کے قریب آئیں اور وہ ان بھولے بھالے لوگوں کو اپنے دام میں پھنسا کر وہابی بنالے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دیوبندی اپنے آپ کو اہل سنت و جماعت ہی کہتے ہیں، خود کو امام اعظم ابوحنیفہ کا مقلد کہلاتے ہیں لیکن ان لوگوں کے تمام عقائد وہابیوں جیسے ہیں۔

بُری گل دا بُرا انجام ہوندا برا عمل کمايے تے بُری گل اے  
بُریاں جھٹلاں تے بُریاں عاداتاں توں بے نہ دامن چھڑائیے تے بُری گل اے  
توبہ توبہ تیزاب دیاں بوتلاں تے لیبل عطر دا لائیے تے بُری گل اے  
اندروں دیوبندیت دا بورڈ لا کے باہروں سُنی کہايے تے بُری گل اے

قادیاہیوں کا ذکر:-

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:-

وَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ لِيْ اُمَّيْیَ كَذٰبُوْنَ تَلُوْنَ كُلُّهُمْ يُوْعَمُ اَنْهٗ نَبِیُّ اللّٰهِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد سوم ص ۱۱۴

اور میری امت میں تیس جھوٹے ہوں گے وہ سب گمان کریں گے کہ وہ اللہ کے نبی ہیں حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حرف آخر:-

المغفرات محترم اہل بات قدرے طویل ہوگئی میں عرض کر رہا تھا کہ میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر گمراہ فرقے کی خبر دی، ہمارے پاس علم پہنچا، یا نہیں یہ بات علیحدہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے قیامت تک آنے والی تمام باتوں کی، تمام نشانوں کی، اور تمام فرقوں کی خبر دے دی اس لئے کہ میرے رسول اکرم ﷺ کو کائنات کی ہر شے کا علم تھا۔ اگر قتل، تیجہ، ساتہ، چہلم، برسی، عرس، گیارہویں میلاد وغیرہ ایصالِ ثواب کی تمام محافل بری ہوتیں اور ایصالِ ثواب کا کھانا حرام ہوتا تو یقیناً میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ ضرور ارشاد فرماتے کہ آخری زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو قتل کے چنے کھائیں گے تیجہ، ساتہ، چہلم، برسی کا کھانا کھائیں گے عرس کا حیرک کھائیں گے، گیارہویں کی کھیر کھائیں گے اور میلاد کی مٹھائی کھائیں گے لہذا ان سے بچتے رہنا کہیں وہ جنہیں بھی بدعتی اور حرام کھانے والا نہ بنا دیں۔ ایسی بات میرے نبی نے کہیں بھی ارشاد نہیں فرمائی۔ پس ثابت ہوا کہ مذکورہ محافل نہ تو بدعت ہیں اور نہ ہی ایصالِ ثواب کا کھانا حرام، یہ محفلیں تو گنہگار کے لئے مغفرت کا سبب اور نیکوکار کے لئے درجات کی بلندی کا باعث ہیں، ان محافل پر خرچ کرنا اللہ کی راہ میں ہی خرچ کرتا ہے، ان محافل کا اہتمام اللہ کی رضا کا سبب ہے۔

اللہ رب العزۃ کا ہم اہل سنت و جماعت پر بڑا ہی فضل و کرم ہے کہ انتقال کے بعد بھی ہمارے نامہ اعمال میں نیکیوں کا سلسلہ منقطع نہیں ہوتا اور لگاتار ہمارے فیک اعمال میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ جب کسی سنی مسلمان کا انتقال ہوتا ہے، نماز جنازہ کے بعد امام صاحب فرماتے ہیں کہ تمام جنازے کے شرکاء اول آخر درود پاک پڑھ کر ایک مرتبہ سورۃ الفاتحہ اور تین مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھ کر میت کو ایصالِ ثواب کرویں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ مسلمان کے جنازے میں



تقریباً تین چار سو افراد شریک ہو جاتے ہیں۔ فرض کریں کہ تین سو افراد نے نماز جنازہ پڑھی، نماز جنازہ کے بعد تمام حضرات نے امام صاحب کے کہے پر عمل کیا، میت کے لئے چھ سو مرتبہ درود شریف، تین سو مرتبہ سورۃ الفاتحہ، نو سو مرتبہ سورۃ الاخلاص اور بارہ سو مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھی گئی (ہر سورت سے قبل بسم اللہ شریف پڑھی جاتی ہے)۔ نماز جنازہ کے بعد میت کو دفنانے کے لئے قبرستان لیکر گئے، راستے میں چلتے ہوئے بھی جنازے کے شرکاء ذکر و اذکار کرتے رہے، میت کو دفنانے کے بعد بھی کچھ لوگ قبر پر تلاوت کرتے رہے، دفن سے فارغ ہونے کے بعد امام صاحب نے پھر جنازے کے شرکاء سے اول آخر درود شریف پڑھ کر ایک مرتبہ سورۃ الفاتحہ اور تین مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھ کر میت کو ایصالِ ثواب کرنے کی درخواست کی۔ قبرستان سے باہر نکلے تو پھر میت کو ایصالِ ثواب کیا گیا اور اس کے لئے دعائے مغفرت کی گئی، گھر پہنچے تو پھر میت کو ایصالِ ثواب کیا گیا اور اس کے لئے دعائے مغفرت کی گئی، جو شخص بھی تعزیت کو آتا میت کو ایصالِ ثواب کرتا اور اس کے لئے اجتماعی طور پر دعائے مغفرت کی جاتی، اگلے دن قیل خوانی ہوئی، چنوں پر تقریباً ایک لاکھ مرتبہ کلمہ شریف پڑھا گیا اور دیگر ذکر و اذکار کر کے میت کو ایصالِ ثواب کیا گیا اور اس کے لئے دعائے مغفرت کی گئی، روزانہ چالیس دن تک میت کو ایصالِ ثواب کرنے کے لئے ختم شریف پڑھا گیا اور کھانا کھلایا گیا، تیجہ پر لوگ اکٹھے ہوئے اجتماعی طور پر میت کو ایصالِ ثواب کیا گیا اور اس کے لئے دعائے مغفرت کی گئی، ساتھ پر بھی یہی عمل ہوا چہلم پر بھی بہت سے مسلمان اکٹھے ہوئے اور سب نے اجتماعی طور پر ذکر و اذکار کیا اور میت کے لئے دعائے مغفرت کی حتیٰ کہ یہ عمل اس وقت تک جاری رہے گا جب تک ایک بھی مسلمان اس دنیا میں موجود ہو کیونکہ مسلمان جب اپنے فوت شدہ عزیز کو ایصالِ ثواب کرتا ہے تو ساتھ یہ بھی دعا کرتا ہے، یا اللہ جو کچھ بھی حاضرین نے پڑھا اس کا ثواب حضور ﷺ کی ساری امت کو پیش

غور فرمایا آپ حضرات نے کہ بندہ مومن کے چہلم تک اس کے نامہ اعمال میں اتنی نیکیاں لکھی جاتی ہیں کہ شاید اس نے تمام عمر اتنی نیکیاں نہ کی ہوں۔ آپ یہ بھی جان چکے کہ اللہ رب العزت اگر چاہے تو اپنے فضل و کرم سے ایک مرتبہ بسم اللہ شریف کے ثواب پر یا چند مرتبہ درود پاک کے ثواب پر بندہ مومن کی مغفرت فرما دے۔ لہذا اس قدر نیکیوں پر بھی ہمارا اپنے رب پر قوی گمان ہے کہ وصال شدہ مسلمان کی مغفرت فرما دے گا۔ وہ لوگ جو ایصالِ ثواب کی ان محافل کو تاجاز کہہ کر نہ صرف یہ کہ خود نیکیوں سے محروم رہ جاتے ہیں بلکہ اپنی میت کے ساتھ بھی ظلم کرتے ہیں۔

آپ نے گزشتہ اوراق پر یہ بھی پڑھا کہ میت کی مثال ڈوبتے ہوئے فریادی کی سی ہے کہ ماں، باپ، بھائی اور دوست کی دعا کے پہنچنے کی منتظر رہتی ہے۔ جو لوگ اپنے وصال شدگان کو نہ ایصالِ ثواب کرتے ہیں اور نہ ہی ان کے دعائے مغفرت کرتے ہیں گویا ان کی مثال ایسی ہے کہ ان کا رشتہ وار ڈوب رہا ہے تو ڈوبتا رہے ان کو کوئی پروا نہیں۔ حضرت علامہ مولانا محمد اکرم رضوی شہید رحمۃ اللہ علیہ ایسے شخص کے متعلق فرمایا کرتے تھے: ”میر گیا مردود جس دافا تہ نہ درود، پھو پھو کا درگاہ دا دھکا“۔

پیارے مسلمان بھائیو! میرا رب عزوجل ارشاد فرماتا ہے:-

الْمُتَّقُونَ وَالْمُتَّقَاتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ يٰۤأَمْرُوْنَ بِالْمَعْكُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ سُوْرَةُ التَّوْبَةِ آیت ۶۷

منافق مرد اور منافق عورتیں ان سب کی ایک ہی چال ہے برائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے منع کرتے ہیں۔

اور ارشاد فرمایا:-



اور جو مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے۔

اور میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:-

إِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي أَوْ قَالَ أُمَّتٍ مَّحْمُودَةٍ عَلَى الضَّلَالَةِ وَيَدُّ اللَّهُ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَدَّ شِدَّةَ فِي النَّارِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - مُشْكُوَّةٌ شَرِيفٌ مَبْرُجٌ جلد اول بَابُ الْإِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ ص ۵۴

بے شک اللہ تعالیٰ میری امت کو، یا فرمایا امت محمدیہ (ﷺ) کو گمراہی پر متفق نہ ہونے دے گا جماعت پر اللہ تعالیٰ کا دست قدرت ہے جو جماعت سے الگ رہا وہ دوزخ میں الگ ہی جائے گا۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا۔

اور ارشاد فرمایا:-

اتَّبِعُوا السُّوَادَ الْأَعْظَمَ فَإِنَّهُ مَنْ شَدَّ شِدَّةَ فِي النَّارِ - اَيْضًا

(اہل حق کے) بڑے گروہ کی پیروی کرو کیونکہ جو الگ رہا وہ الگ ہی دوزخ میں جائے گا۔

اور فرمایا:- مَا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ حَسَنٌ -

میرقاۃ شرح مشکوٰۃ (ملا علی قادری رحمۃ اللہ علیہ)

جس کو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔

آپ حضرات نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلوں کو پڑھا کہ جس کو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے تو مسلمان قل، تیجہ، سائہ، چہلم، بری، عرس، چھٹی، گیارہویں، رجب کے کوٹھے، محرم کا کھچڑا اور پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ کے میلاد کو اچھا جانتے ہیں پس یہ تمام کام اللہ رب العزت کے نزدیک بھی اچھے ہیں اچھے کاموں سے روکنا از روئے قرآن منافق کی علامت ہے۔ جو لوگ ان اچھے کاموں سے روکتے ہیں وہ مسلمانوں کی

راہ سے ہٹ چکے اور جو مسلمانوں کی راہ سے ہٹ جائے اس کے متعلق میرے رب نے فرمایا کہ ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے جہنم میں داخل فرمائیں گے۔ آپ نے یہ بھی پڑھا کہ حضور ﷺ کی امت گمراہی پر متفق نہ ہوگی پس نبی کریم ﷺ کے جو امتی ان امور خیر کو بجا لاتے ہیں وہ گمراہ نہیں بلکہ گمراہ وہ ہیں جو ان اچھے کاموں سے روکتے ہیں کیونکہ بڑے گروہ کی پیروی کا حکم خود میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے اور الحمد للہ اس وقت حضور ﷺ کی امت کا سب سے بڑا گروہ وہی ہے جسے اہل سنت و جماعت حنفی پر یلوی کہا جاتا ہے اور اسی سواد اعظم کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اس جماعت پر اللہ تعالیٰ کا دست قدرت ہے اور جو اس جماعت سے علیحدہ ہوا وہ الگ ہی جہنم میں جائے گا۔

آخر میں ایصالِ ثواب سے منع کرنے والوں کو دعوت نکرو بتا ہوں کہ اسلام کی رسی کو اپنی گردن سے نہ اتاریں، مسلمانوں کی راہ سے جدا نہ ہوں، لوگوں کو اچھے کاموں سے منع نہ کریں، اہل سنت و جماعت کی پیروی کریں اور اس جماعت سے علیحدگی اختیار کر کے جہنم کا بندھن نہ بنیں، کیونکہ اولیاء اللہ کی یہی جماعت ہے کسی اور فرقہ میں کوئی ولی نہیں ہوا، جتنے بھی اولیاء اللہ گزرے ہیں وہ تمام اسی راستے پر تھے جس راستے پر اہل سنت و جماعت ہیں۔

یَا اللہ عزوجل ایصالِ ثواب کرنے والوں کو اخلاص اور استقامت عطا فرما، ایصالِ ثواب کا انکار کرنے والوں کو ہدایت عطا فرما، تمام امت مسلمہ کو متحد اور متفق فرما اور حضور ﷺ کے غلاموں کے دشمنوں کو دنیا اور آخرت میں ذلیل و رسوا فرما۔ آمین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ۔



## فاتحہ کا طریقہ

شیرینی، کھانا، پھل یا گھر میں جو کچھ حلال و طیب موجود ہے سامنے رکھیں پانی ساتھ ضرور رکھیں اگر کسی غریب مسلمان کو کچھ بھی میسر نہیں تو صرف پانی ہی رکھ کر ختم دلائے، ختم شریف ہو جائے گا۔ با وضو، کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے دوڑاؤ بیٹھیں اور پڑھنا شروع کریں۔

اعُوْذُ بِاَللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قرآن پاک کا کوئی ایک کوکع پڑھیں۔ اگر نہیں یاد تو سورۃ الکافرون سے شروع کریں اور ایک مرتبہ سورۃ الکافرون پڑھیں۔ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَا اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَا اَنَا عٰبِدُ مَا عٰبَدْتُمْ ۝ وَلَا اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝

پھر تین مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھیں۔ سورت شروع کرنے سے پہلے ہر مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھنا سنت ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ پھر ایک مرتبہ سورۃ الفلق پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّٰثِ اِذَا عَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

ایک مرتبہ سورۃ الناس پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَفِيّٰسِ ۝ الَّذِي يُّوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝ ایک مرتبہ سورۃ الفاتحہ پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْزُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ آمین۔ ایک مرتبہ سورۃ

البقرۃ کا شروع پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلَمْ يَكُنْ اَلَكُمُ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۝ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُسِفُّوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۝ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّنْ رَبِّهِمْ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اس کے بعد یہ آیات پڑھیں۔ وَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا اَعُوْذُ بِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ اِن رَّحِمَ اللّٰهُ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبًا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ۝ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يَصَلُّوْنَ عَلٰى النَّبِیِّ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ اگر وقت ہو تو درود تاج ایک مرتبہ پڑھیں اور نہ ایک مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں۔ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۝ وَ عَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِيْبَ اللّٰهِ ۝ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ ۝ وَ عَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰهِ ۝ درود پاک کے بعد پڑھیں۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ وَسَلَامٌ عَلٰی الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ آخر میں اللہ رب العزۃ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا کریں۔

یَا رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اہم سب کا اس محفل میں اسٹھے ہونا، تلاوت کرنا، نعت شریف پڑھنا، بیان کرنا اور سنتا، صلوة و سلام پڑھنا، ختم شریف پڑھنا اور حاضر طعام (نکھر، شیرینی وغیرہ) کو اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول فرما۔ یا اللہ! قبول فرما کراچی شان کے مطابق اجر ثواب عطا فرما۔ یا اللہ! سب سے پہلے یہ ثواب تیرے حبیب پاک صاحبِ اولاد ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کرتے ہیں قبول فرما۔ یا اللہ! حضور ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے تمام انبیاء کرام کو اس کا ثواب پیش کرتے ہیں قبول فرما۔ یا اللہ! حضور ﷺ کے والدین کریمین، خلفاء راشدین، اہل بیت، تمام



صحابہ کرام، تابعین، آئمہ مجتہدین، تبع تابعین، غوث، قطب، ابدال، اوتاد، اولیاء اللہ، تمام  
 مومنین، مومنات، مسلمین، مسلمات، سب کو پیش کرتے ہیں قبول فرما۔ (اگر گیارہویں شریف کا  
 ختم ہو تو کہیں) یا اللہ! بالخصوص حضور ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے حضرت غوث پاک شیخ عبدالقادر  
 جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں قبول فرما۔ ان کے درجات کو بلند فرما۔ (اگر  
 بندہ مومن کو ایصال ثواب کیا چاہا ہو تو یوں دعا کریں) یا اللہ! بالخصوص حضور ﷺ کے وسیلہ  
 جلیلہ سے فلاں کو اس کا ثواب پیش کرتے ہیں قبول فرما۔ یا اللہ! فلاں کی قبر کو کشادہ اور منور فرما۔ یا  
 اللہ! فلاں کے درجات کو بلند فرما۔ یا اللہ! بتقاضائے بشریت فلاں سے جو گناہ سرزد ہوئے،  
 حضور ﷺ کا صدقہ انہیں معاف فرما کر نیکیوں میں تبدیل فرما۔ (اگر بندہ مومن کا حال ہی میں  
 انتقال ہوا ہو تو کہیں) یا اللہ! فلاں کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرما۔ یا اللہ! ہمیں جب تک زندہ  
 رکھا اسلام پر زندہ رکھ۔ یا اللہ! جب ہمارا آخری وقت ہو ہمارا خاتمہ ایمان پر فرماتا۔ یا اللہ! جب ہم  
 قبر میں جائیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہچان عطا فرماتا۔ یا اللہ! ہم سب کو نکیرین کے صحیح  
 جواب دینے کی توفیق عطا فرماتا۔ یا اللہ! بروز قیامت ہمیں حضور ﷺ کی شفاعت عطا فرماتا۔ یا  
 اللہ! ہمیں میدان محشر میں حضور ﷺ کے دست مبارک سے خوش کوثر سے پیالے بھر بھر کر پینے  
 کی سعادت عطا فرماتا۔ یا اللہ! ہم سب کو بغیر حساب، بغیر عتاب، بغیر عاقبت پل صراط سے گزار کر  
 جنت میں داخل فرماتا۔ مذکورہ دعا کے علاوہ جو بھی دعا مانگنا چاہیں مانگیں۔ اگر یہ دعا یاد نہ کر سکیں تو  
 اتنا ہی کافی ہے کہ یا اللہ! جو کچھ بھی پڑھا گیا اور جو طعام حاضر کیا گیا اس کا ثواب حضور ﷺ اور  
 آپ کی ساری امت کو پیش کرتے ہیں قبول فرما۔ یا اللہ! بالخصوص نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے  
 فلاں کو پیش کرتے ہیں قبول فرما۔ آمین



## مصنف کی دیگر قابل مطالعہ کتب

1۔ اربعین بخاری	مسند حق اہل سنت و جماعت کی حیثیت پر، جاری شریعت سے 32 مضمومات پر پہلیں امارت
2۔ سفر آخرت	مرض الموت سے لے کر مٹی سے بعد ایصالِ ثواب تک سہ معاملات
3۔ نکتہ توحید	فقید و توحید اور توحیدِ لائق کائنات سے لے کر ایمان اور ایمانِ کتاب
4۔ بدعت کیا ہے؟	بدعت کی اقسام و حاکمیت سے لے کر اصل کتاب
5۔ مروے سنتے ہیں	مرووں کی اہمیت، احادیث، روایات اور حکام کو سہ آیت مہدی، کرب، حادیث و ہدایت اور غیر مستحکم کتب سے ثبوت
6۔ الذِّكْرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ	قرآن مجید آواز سے دلہن سے کائنات
7۔ نور کے جلوے	نورِ حق کی فرائض پر قرآن پاک، احادیث، روایات اور دیگر مستحکم کتب سے مقبولہ و اہل پر مشتمل کتاب
8۔ کتاب العلم	علم اور علم کے فضائل پر آیات قرآنی، احادیث، روایات اور دیگر مستحکم و اہل پر مشتمل کتاب
9۔ اسباب مغفرت	ایصالِ ثواب سے متعلقہ آیات قرآنی، احادیث، روایات اور دیگر مستحکم و اہل پر مشتمل کتاب پر مشتمل کتب، روایات اور دیگر مستحکم و اہل پر مشتمل کتاب

لئے کا پتہ: مسلم آبادی، دربارہ گیت، سچ بخش روڈ، لاہور فون۔ 7225605

محمد عظیم قادری، جامعہ میڈیکل شہر، بخاری مارکیٹ، نزد وحدت کالونی، لاہور

جانی جتلا، احمد رضا، رنگ، ہاؤس، بولڈ پوائنٹ، موملہ والی، 25 کلاؤڈس مارت، روڈ، لاہور

فون۔ 7541768-7541769-7044040